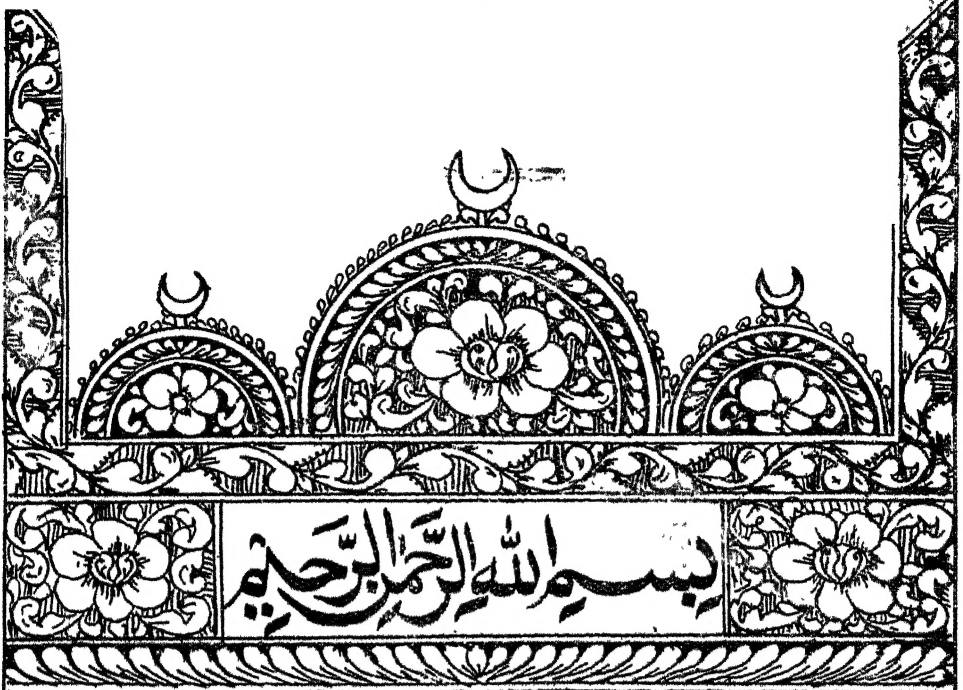


وَمِنْ مَنَاجِيهِ



ہوا ہوں بلبل شیدارِ یاضِ حمدِ سجاں کا
 لکھوں گرو صفائے ذرہ بھی اسکے مہرِ حساں کا
 ہے واجب گم پہ ہر مگرچہ حمد اس ذات واجب کی
 لہو روتا رہا عشق لب نگینِ حضرت میں
 مثالِ صبحِ صادق دین کے ہوا روشن
 ہیں جب زبانتِ حق میں اس بحرِ شفاعت کے
 ولائے آلِ اصحابِ محمدؐ جان دیتی ہے
 کدورت گرد وئی کی پاک ہو آئینہ دل سے
 بہرِ چشمِ نقو سے ہوا ہے شوقِ نظارہ

بھر کر تے ہیں حورا جناتِ مہری الحاس کا
 دکھا دے صفحہ تحریرِ جلوہ مشرقِ ستاں کا
 مگر اس عالمِ امکاں میں ہو کون ایسے امکاں کا
 اتارا پانی لکھوں نے مری لعلِ بدخشاں کا
 وگرنہ اور ہی عالم تھا عالم کے شبستاں کا
 خطر کیا کشتی اُمت کو ہر مشر کے طوفان کا
 نہ کیوں ممانکی الفت کا بھرے ہر دم مسلمان کا
 نظیرِ ابو جلوہ صاف بیکتابیِ جاناں کا
 کرے کیا شوقِ مجنوں کے میرِ خوشکے بیاباں کا

ہمیشہ مصر میں بھی دھیان تھا یونہی کو کنگوں کا	اپس دن کیونکر روح کو ہو چاہے قالب کی
رسانی طبع موزوں کی عطا ہو استقدر یارب کلام بادشہ مطبوع ہو ہر اک سخنداں کا	
ہے نام خود جمیل مرے ذوالجلال کا چہ چاہے ایک حال میں ہو میرے فال کا میں معتقد بنجوم کا ہوں اور نہ فال کا محتاج اسکا لطف نہیں ہے سوال کا پیدا کیا کسی کو نہ جسکی مثال کا گوہر کے روبرو نہیں تہ سفال کا باقی زمانہ ایک بھی درجہ کمال کا میری جبین پہ ہے جو عرق انفعال کا	مشتاق ہوں میں اسلئے حسن جمال کا یوں ہی جو ذوق و شوق ہو اسکے وصال کا مختار میرے غیب شہادت کا ہے ہی بے انتہا دئے ہیں ہمیں اس نے نعمتیں ایسے نبی کا ہم کو بنایا ہے اُمتی نھا وہ بشر مگر نہ ہمارے ساتھ بشر ساری فضیلتوں کا تھا جامع وہ شاہین کر و یگا سرد آتش عیساں تو کیا عجب
مشغول حمد و نعت میں ہے بادشہ رہو، زیور ہی ہے شاہد علم و کمال کا	
سب سے بہتر ہے یہ موقع سخن آرائی کا عمر بھر دار ہے حیرت میں تماشاں کا پہلا زینہ ہے ہی حق کی شناسائی کا مدعا ہو گیا حاصل مری بینائی کا	نہیں جز نعت نبی لطف ہی گویائی کا دیکھے عالم جو تیرے روضہ کی زیبائی کا نافلو عشق پیہر کو سمجھتے کیا ہو آنکھ سے دیکھ لیا روضہ حضرت میں نے

<p>پھر مدنیہ میں دوبارہ مجھے بلوایے عشق لیلیٰ ہے وہاں عشق پیمر ہے یہاں سجدہ گر غیر خدا کے لئے جاتا ہوتا رشتہ ہر وقت کیا کرتی تھیں ان قریش حشر تک عشق پیمر ہے رفیق دل و جاں ہو گی توحید پہ کس طرح غالب شکست شاعر و تمکون اشعار سے کیا نفع ملے</p>	<p>یا نبی! انہیں یا راہے شکلیاں کا قیس کس طرح ہو ہمسرے سوداؤں کا فخر کرتا میں ترے در کی جیس سائی کا تھا مقدر میں حلیمہ کے شرف دانی کا گو میں بھی مجھے کچھ غم نہیں تنہائی کا ادعا ہے یہ غلط مذہب عیسائی کا عشق فرضی میں نہیں نام ہے سچائی کا</p>
--	---

باد شتہ نزع میں تم کلمہ طیب پڑھ لو
کھونہ بیٹھو کہیں قابو ہے یہ داناؤں کا

<p>کرتا ہوں رقم و صفحہ سرور دیں کا مسجود ملائیک ہوئے آدم تو عجب کیا محبوب زلیخا وہ یہ محبوب الہی کیا کھوئی ضلالت دل کفار کی تو نے کیسا بھی وہ عاصی ہو مگر وقت شہادت بتہر مجھے شاہی سے ہے اس در کی گداؤں اسلام میں اور کفر میں بس فرق یہی ہے</p>	<p>عالم سے قسط اس ہے ماہ مبیں کا تھا نور نبی نور جو تھا ان کی جیس کا یوسف کو ہے اعزاز کہاں سن دین کا دوزخ کو بنایا ہے چمن جلد بریں کا نکلے نہ کبھی منہ سے ترے نطق نہیں کا خواہاں ہوں میں افسر کا مشتاق نکس کا ظلمت وہ ضلالت کی ہے یہ نور نقیب کا</p>
---	--

اے باد شتہ پیچداں و صفحہ پیمر

	کیا باعثِ فرحت ہے مری جانِ خزیں کا	
<p>بھول جائیں حضرت موسیٰ بھی عالمِ طور کا صبحِ تیرب میں ہے عالمِ مرہم کا نور کا دائرہ ہر حرف کا حلقہ ہو چشمِ حور کا کیا مقدر ہی تھا ہمارے عشق کے مخمور کا شہد کے طالب کو بیجا ہے خطر زنبور کا شہر دنیا میں ہے نفخِ صورتِ یک منصور کا آئینہ کا غد ہو خامہ چاہئے بلور کا کیونٹ دل اچھلے خوشی سے خاطرِ بنجر کا میں موافق نہیں سکتا ہوں سن دستور کا عشقِ فرضی تو نمونہ ہے شبِ دیوِ جور کا</p>		<p>یابنی جلوہ دکھا دو عارضِ پُر نور کا عاصیو درماں کرو تم جرم کے ناسور کا وصف لکھتا ہوں نبی کے حسن میں عجب ساک ہوشیاروں کو قرباں کیجئے اس مست پر شوقِ تیرب ہے خوفِ سفر کچھ اور ہے راز اس کا حق ہی جانے حق مگر کہتے ہیں ہم کیا مصفا مسجدِ نبوی ہے جسکے وصف کو جب شفاعت کی تمھاری ہو مٹھن میں شاعر و لہِ فرضی عشقِ بازی چھوڑ دو عشق جو بیجا ہے شل روز روشن ہی عیاں</p>
	<p>آستانِ مصطفیٰ کا ہوں گداے پاؤں شاہ میرے آگے کیا ہے رتبہ قیصر و فقہور کا</p>	
<p>جلوہ ہے داغِ دل میں کمرِ آفتاب کا آنسو کو پیرے آج ہے رتبہ گلاب کا عالم ہے منکروں کے دلوں پر کباب کا میں ہوں غلامِ شافعِ یوم الحساب کا</p>		<p>ہوں شیفتہِ نقاے رسالتِ تاب کا یاد آ رہا ہے وہ گلِ عارضِ جناب کا نشہ ہے مجھ کو عشقِ نبی کے شراب کا جرم و گناہ میرے بھلا کس حساب میں</p>

<p>نوبت زوال کفر کی بھینچی کہاں کہاں سیما پارہ پارہ ہو غیرت سے کیا عجب ہم کسے اتنی ہیں اے دفرخ تو غور کر شیریں ہوا ہے چاہ انس کا وہ آب شور افسوس بحرِ صوف ہوا میں ہیں غرق ہم</p>	<p>ڈنکا بجا ہے دین کے جب عجب داب کا ہجر نبی میں ہے وہ سماں اضطراب کا وہ اور ہونگے خوف ہو جنکو عذاب کا ادنیٰ سایہ اثر تھا نبی کے لعاب کا ہے زندگی ہماری نمونہ حباب کا</p>
--	--

مکہ میں آئیں اور لکھیں شونہ غزل
اے بادِ شمشہ یہ کام نہیں ہے ثواب کا

<p>عشق رخ سرور ہے جو ماو امیرے دل کا ذکر لب معجز ہے سچا میرے دل کا کیونکر نہ مٹے حشر میں دہڑکا میرے دل کا چاہنچوں بدینہ ہے ارادہ میرے دل کا عالم ہے ہر اک لے نرالا میرے دل کا اک حمد الہی ہے درگفت نبی ہے رویا میں بھی دیکھا نہیں میں رخِ احمد پر وازہ یہ دنیا کی ہوائے شمع رسالت سہ سبز ہے دل میں جو تیرا نخل محبت</p>	<p>ہے غیرت خورشید تجلا میرے دل کا زندہ ہونہ کس طرح یہ مردہ میرے دل کا ہے نام سپہ جبر و طیفہ میرے دل کا ہر دم ہے تقاضا یہی میرے دل کا خبر لغت نبی دن نہیں لگتا میرے دل کا وہ راحت جان کے یہ سہارا میرے دل کا ہے ہے ابھی سوتا ہے نصیب میرے دل کا ہو جائے فدا تجھ پہ پتنگا میرے دل کا محشر میں ملیگا مجھے تیرا میرے دل کا</p>
---	--

عصیاں سے بچا بادِ شمشہ پیچھاں کو

<p>اب تو ہی نگہاں ہے خدا یا میرے دل کا</p>	<p>باغ فردوس مرے حق میں بیاباں ہوگا دیکھے گزلف کو کافر تو پریشاں ہوگا تیرا پروانہ ہر اک شمع کا ارماں ہوگا کیوں نہ ہر چشمہ یہاں چشمہ چرواں ہوگا رخ پر نور و ماں تیرا درخشاں ہوگا در غلطاں یہ مرا اعلیٰ بدخشاں ہوگا آسماں ہوگا زمیں ہوگی نہ انساں ہوگا دل آئینہ بھی ہر آئینہ چیراں ہوگا</p>	<p>گم نہ دیدار نبی مجھ کو اے رضواں ہوگا شاد و خرم ترے عارض سے مسکماں ہوگا شمع پر ہوتا ہے پروانہ فدا عالم میں لب جان بخش سے پڑ جائے اگر تیرا عاب اسلئے خلد میں حاجت نہیں جہر و مہ کی لب نگیں کے تصور میں ہے انس و جاری تیرے ہونیسے ہی سب کچھ یہ ہوا ہے ورنہ تیرے رخسار مصفا کا اگر وصف کہوں</p>
<p>یاد تہ عشق ہے اس ہر رسالت کا مجھے دل نہ اک ذرہ قیامت میں ہر اسماں ہوگا</p>	<p>کبھی قطرہ کے منہ سے وصف دیا نہیں سکتا کر و تم لا کھ بھی منت یہ اصلا ہو نہیں سکتا قسم حق کی قیامت تک بھی تم سا ہو نہیں سکتا بجز اللہ کے کوئی شناسا ہو نہیں سکتا مدینہ سے کبھی فردوس اچھا ہو نہیں سکتا شفیع المذنبین کیا اپنا بلجا ہو نہیں سکتا</p>	<p>کسی سے وصف شاہ انبیا کا ہو نہیں سکتا رخ حضرت اے شمس و قمر تشبیہ کیوں کر دوں تن اقدس پر زبیا خلعت ختم رسالت کے تمہاری قدر و غرت کا درجہ کا مراتب کا یہاں محبوب حق اور وہاں حبیبِ غلاماں دلاتے خوف کیوں ہو دماغِ تم روز محشر کا</p>

بتوں پر بس نذاہیں میں اپنے پیسے پر نئی کے عاشقوں قیس ہمسر ہو یہ بچا ہے لاؤ خاک میری بعد مرد خاک طیبہ سے	کسی میرے دل کچھ اجارہ نہیں سکتا خند پارہ کسی دن دریکتا نہیں سکتا صبا کیا تجھ سے اتنا کام میرا نہیں سکتا
---	---

ہے انکی اک نگاہ لطف کافی بادشہ مجھ کو
جو ادنیٰ امتی ہوں کیا میں علی ہو نہیں سکتا

ترے روضہ پر دوبارہ جو مزار قرار ہوتا میں مدینہ جا کے آیا مراد عانہ پایا تری دید خواب میں بھی نہوی مجھے میسر کیا خاتم الرسالت تجھے خالق جہاں نے کبھی آشکار ہوتی نہ خدا کی یہ خدائی مری آنکھ کیوں نہ سمجھے اُسے سر نہ جواہر میں رو دھڑکے ہر دم ترانام لے رہا ہوں تری ہجر کی مصیبت نہ اگر مجھے ستاتی مجھے ہو یقین اس دم ترے در پہ ہو رسائی دم گریہ وصف کرتا جو ترای ہجر خوبی تری اک نظر جو پڑتی ای سحاب لطف جنت نہ رہے اگر وہاں تو مجھے خلد ہے سیاب	مری جان صدقہ ہوتی مراد دل نثار ہوتا نہ تھے یہ نصیب میرے وہاں فرار ہوتا مرا بخت خفتہ شاید نہیں تیار ہوتا تو نبی جہاں میں کیونکر کوئی زیہا ہوتا نہ ترا وجود اظہر اگر آشکار ہوتا ترے گور کا میسر جو مجھے غبار ہوتا یہ لحاظ میں نہ کرتا تو قصور وار ہوتا کبھی غمزدہ نہ ہوتا نہ تو بیقرار ہوتا مری زلیست کا اگر کچھ مجھے اعتبار ہوتا مرا اشک قطرہ قطرہ در شاہوار ہوتا مرا گلشن مقاصد ابھی پڑہا ہوتا گل تر ہر اک وہاں کامے حق میں خار ہوتا
---	---

یہی فخرِ پاؤں شہ کو دم باز پرس لبس تھا
ترے خادموں میں شاہِ باجوہ را شمار ہوتا

گویا ہے اے ہمیں ہر جا ظہورِ تیرا
جاہ و حشم جو دیکھیں روز نشورِ تیرا
پائینگے حُسن کیونکر علماؤں حورِ تیرا
لطف و کرم انہیں پر ہو گا و فورِ تیرا
اور دے گیا ہے بیشک ثرودہ زبورِ تیرا
رتبہ رقم کروں کیا میں ای حضورِ تیرا
رکھتا ہے عشقِ دل میں ہر اک ضرورِ تیرا
معراجِ گہ زمیں پر تھا کوہِ طورِ تیرا
ہو گا زبہر امت دلِ ناصبورِ تیرا

دینِ مہتیں ہے پھیلائے دیکھ دو رتیرا
کفار و مشرکین سب پچھتا ئینگے سرِ تیرا
قدرت ہے وہ خدا کی فیض ہے خدا کا
فعلی رضائی قولی سنت کے ہیں جو پیر و
ہیں صاف تر مبشرِ توریت اور انجیل
تو خاتمِ الرسل ہے سر دارِ دو جہاں ہے
نشیدانہ ہو جو تیرا مومن وہ کس طرح ہو
تھا عرشِ رب ای موسیٰ معراجِ گاہِ احمد
دوزخ سے تو چھڑا کر حبتِ بہنِ دکھاے

ای پاؤں شہ شفیعِ محشرِ نبی ہے اپنا
کیا غم ہے گر ہے عیدِ جرم و قصورِ تیرا

کون مداح نہیں صاحبِ ایماں تیرا
عشقِ خود رکھتا ہے جب حضرتِ حمایہ تیرا
حد نہیں میری کوئی اور نہ پایاں تیرا
اک وسیلہ ہیں لبسِ دین کے سلطانِ تیرا

یا نبی کس کے نہیں دل میں ہے ارماں تیرا
کون بچوں کیا ہوں کر عشق کا دعویٰ کیونکر
حمد سے لغت ہی کہتی رہی صبح و مسا
عاصیاں حشر میں یوں تجھ کو پکارا ٹھینگے

<p>فوقیت رکھتا ہے دارا پہ بھی درباں تیرا جسم تیرا ہے بجا نقد دل و جاں تیرا آئینہ رہتا ہے ہر آئینہ حیراں تیرا نور رکھتا تھا جبیں پر مہ کنعاں تیرا نور سے کسکے تھا عارضِ درخشاں تیرا یابنی تجھ پہ ہر اک صاف ہے نازاں تیرا ہو مبارک تجھے رضواں یہ گلستاں تیرا</p>	<p>کسرتاں سکی ہو کسرتی سو اگر نسبت دو وقف سب کچھ ہے یہ تیرے عشق نبی کیوں سکند بھی نہ شہد ہو صفائح سے مصر میں اس لئے کہلایا غریزہ عالم نا رنگہ ار بھلا کیوں تہو اے ابراہیم فخر کرتے ہیں رسل ذاتِ معلیٰ یہ تری بلبل باغِ مدینہ ہوں مجھے کیا پروا</p>
--	--

بادشاہ کو نہیں کوئین میں کچھ خوف ہر اس
حشر میں مانتھہ مرا اور ہے داماں تیرا

<p>ہر ایک حرف قابلِ صلّ علا ہوا دل میرا گویا آئینہ حق نما ہوا نام اپنا بادشاہ جو ہوا کیا بجا ہوا تجھ سانہ دوسرا میں کوئی دوسرا ہوا قطرہ ترے کرم سے دُربے بہا ہوا توحید کا ہے باغ جو پھولا پھلا ہوا رہتا ہے شوق دو قدم آگے بڑھا ہوا</p>	<p>مجھ سے رقم جو وصف شدہ انبیا ہوا پر تو فگن جو عشق حبیب خدا ہوا مین دل سو آستانِ نبی گدا ہوا جامع ہے تو جمیع فضایل کا بانی تیری نظر نے کر دیا ذرہ کو آفتاب تیرے سحاب فیض و ہدایت کا طفیل کرتا ہے قصدِ بلدہ طیبہ دل مرا</p>
--	---

پیشِ خدا میں جاؤنگا محشر میں بادشاہ

نعت نبی کا ماتہ میں دستر لیا ہوا

صبر و استقلال کا بھی حوصلہ جاتا رہا
سوئے طیبہ قافلہ پر قافلہ جاتا رہا
آشنا قایم رہا نا آشنا جاتا رہا
جس گلی جس آہ شاہ ابنیا جاتا رہا
ما سے کیا پایا تھا ہم نے ہم کیا جاتا رہا
دیکھنا روضہ کا وہ صبح و مساجد جاتا رہا
زور کفر و شرک کا جاتا رہا جاتا رہا
لطف اس دنیا میں آنیکا جو تھا جاتا رہا
شوق ای رضواں مجھے فردوس کا جاتا رہا

ہجر احمد میں نہ پوچھو مجھ سے کیا جاتا رہا
وائے ناکامی پڑے ہیں ہند میں یوسنم
عشق احمد نے شاید دل سے کبیر عشق غیر
نہکت مشک کلاب اس راہ سے آتی ہی
ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اس جا مرٹے
لطف شوق دیدیں ہو آنکھ میری مبتلا
شرق سے مانع جب ڈنکا بجا تو حید کا
کہتے تھے روح الامیں وقت وفات مصطفیٰ
جب آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار

سچی سچی مح گوئی کا ہے چرچا یاوشاہ
اب تو فرضی عشق بازی کا فرا جاتا رہا

ہر سخن میرا گل گلزار رضواں ہو گیا
واہ کیا سر سبز اسکا باغ ایماں ہو گیا
صفحہ قرطاس میرا رنگستان ہو گیا
آب زمزم مجھ کو یا آب حیاں ہو گیا
دہریں ہر مورچہ شکل سلیمان ہو گیا

رنگ نعت مصطفیٰ جسد نمایان ہو گیا
تیرے غم میں جو مثال ابرگرایاں ہو گیا
شوق دیدار پریمیر جب رقم کرنے لگا
کعبہ میں باپنی ہی میرے مردہ دل نے زندگی
دولت دین نبی نے دی وہ قدر و منزلت

<p>نوح انسان میں کیا خلاق نے پیدا مجھے بچکئے نار جہنم سے مرضیانِ فراق فتح کو یا ہو گئی سب دشمنانِ دین پر مہر کے آگے نہیں جس طرح انجم کی ضیا</p>	<p>اشرف المخلوق جب سے نام انسان ہو گیا سوز الفت تیرا انکے حق میں کیا ہو گیا نفس سہش پر اگر غالب مسلمان ہو گیا رتبہ یوں اگلے کتب کا پیش قرآن ہو گیا</p>
--	---

<p>میں جو سلطان رسل کے در کا ہوں ادنیٰ گدا پاؤں شمشیر اتنا حص مجھ کو شایاں ہو گیا</p>
--

<p>ہوے دوزخ سے ہم آزاد کیا کیا مٹایا کفر اور الحاد کیا کیا ضلالت ہو گئی برباد کیا کیا ہے پھولا گلشنِ ایجا د کیا کیا ہے استادوں کا اسپر صا د کیا کیا ہوے اقطابِ اوتاد کیا کیا معزز ہے یہ آدم زاد کیا کیا تری وقت کی ہے بیدار کیا کیا کر دنگا نالہ و فسر یاد کیا کیا</p>	<p>ہے تیری حشر میں ادا د کیا کیا منادی تو نے کی توحید کی جب ہدایت سے ہوا معمور عالم بہار وحدت حق کا ہے جلوہ لکھا ہے میں نے وصف چشمِ ہر ہزاروں سیکڑوں امت میں تیری نبوت کس کو ہے جن ملک میں طپانوں غمزدہ ہوں مضطرب ہو دوبارہ جا کے جب پہنچوں مینہ</p>
--	--

<p>میں مداحِ نبی ہوں پاؤں شمشیر آج ملیگی شاعروں سے داد کیا کیا</p>

رنگاری است عاصی کو دوائے آپ
 گر نہ ہو ہر ایہ نیست ہیں کبائے آپ
 کہتے تھو اس میں تشریف لائے آپ
 گردو بارہ پھر چہ تیر میں بوائے آپ
 گو یا فرمان الہی ہے جو فرمائے آپ
 ادویوں نور ہدایت اپنا چکائے آپ
 خاک کو میری مدینہ میں جو پہنچائے آپ
 پارہ پارہ ہو قرآننگی جو بتلائے آپ
 جو کذب ہیں دل ہی لٹینے آپ

اللہ شہر میں کس شان سے آئیے آپ
 کیسی ہمدردی نوازش کس قدر است پیر
 نور کے بیکر طوق وقت و تاد سب ملک
 خوش نصیبی پر مری کیا اس بزرگ رخسار
 بیگماں حق کی اطاعت اطاعت آپ کی
 کسکو تھا معلوم یوں ہوگی ضلالت کا عدم
 یابئی ہے گلشن فردوس کو میرا سلام
 رشک رخ سے آپ کے خورشید ہو گا زرد
 جو صدق آپ کے میں خوش رہیے حشر میں

پاک فرضی عشق سے ہے یاد شہ کی شاعری
 مجھ سے اے رنگیں مزاج لطف کیا پائے آپ

کس قدر رحمت حق کا ہے اثر آج کی رات
 ہو مبارک ای مسافر یہ سفر آج کی رات
 ہے پرے عرش کے حضرت کا گزرا جی رات
 پشت پر میری اک رشک قمر آج کی رات
 ہم کلامی ہوئی خالق سوا دہر آج کی رات
 رکھتی ہوں میں مگر شان دگر آج کی رات

شب معراج ہے اے اہل نظر آج کی رات
 پردہ غیب ہر وقت صدا آتی ہے
 کیا کرے بدرگاہ پرواز پر روح امیں
 سرنگوں کیوں نہوں انجم ہی کہتا ہوں برا
 اک تجلی سے ادھر طور پہ سجدتے کلیم
 خلق کیں خالق عالم نے بہت سی رتیں

<p> حوریں جنت میں فلک پر یہ ملک کہتو ہیں قاقجے سین او ادنیٰ کا جو کچھ تھا مفہوم نہ ملا ہے کسی مرسل کسی پیغمبر کو نہ فقط گلشن جنت کا کیا نظارہ بست و بختہم جو رجب کی ہو مبارک شب قدر کیا ہوگی صد کی نہو جب سین گہر صدقے تم پر ہیں لجان جگر آجکی رات ہے مکمل ای شہ جن و بشر آجکی رات تم نے پایا ہے جو کچھ غزوہ قرآجکی رات اہل دوزخ کی بھی لی تم نے خبر آجکی رات طاعت حق میں ہیں تا بہ سحر آجکی رات صدف ماہ رجب میں ہے گہر آجکی رات </p>	<p> حوریں جنت میں فلک پر یہ ملک کہتو ہیں قاقجے سین او ادنیٰ کا جو کچھ تھا مفہوم نہ ملا ہے کسی مرسل کسی پیغمبر کو نہ فقط گلشن جنت کا کیا نظارہ بست و بختہم جو رجب کی ہو مبارک شب قدر کیا ہوگی صد کی نہو جب سین گہر صدقے تم پر ہیں لجان جگر آجکی رات ہے مکمل ای شہ جن و بشر آجکی رات تم نے پایا ہے جو کچھ غزوہ قرآجکی رات اہل دوزخ کی بھی لی تم نے خبر آجکی رات طاعت حق میں ہیں تا بہ سحر آجکی رات صدف ماہ رجب میں ہے گہر آجکی رات </p>
--	--

باد مٹہ پاؤ گئے کس طرح جزا کل کا دن
 خواب غفلت میں اگر ہوگی بسر آجکی رات

<p> کس کا ہے نام و روزباں بار بار آج لغت نبیؐ یہ ہے مراد ار و مدار آج سینہ ہے میرا بحر پیہر سے داغ داغ جنت میں بھی کہو نگا تری دیدیں مجھے با صدق دل غلام شہ انبیاء ہوں میں لکھتا ہوں وصف نکبت گیسوے مصطفیٰؐ امت ہی کیسگی قیامت میں یا نبیؐ کیا جانوں میں کہ کب مدینہ کا پھر سفر تعداد اہل فہم کی ان میں قلیل ہے میرا دہن ہے میری زباں پر نثار آج صل علیٰ کی کیوں نہو ہر جا پکار آج کیا خوشنما ہے میرے چمن کی بہار آج حور و قصور کا میں نہیں خواستگار آج کیا یہ زمین فلک ہے میرا وقار آج صدقے مرے سخن پہ ہے مشک تثار آج تیرے سوا ہے کون ہمیں غمگسار آج حد سے گزر گیا ہے مرا انتظار آج شاعر بیٹوں جہاں میں ہزاروں نزار آج </p>	<p> کس کا ہے نام و روزباں بار بار آج لغت نبیؐ یہ ہے مراد ار و مدار آج سینہ ہے میرا بحر پیہر سے داغ داغ جنت میں بھی کہو نگا تری دیدیں مجھے با صدق دل غلام شہ انبیاء ہوں میں لکھتا ہوں وصف نکبت گیسوے مصطفیٰؐ امت ہی کیسگی قیامت میں یا نبیؐ کیا جانوں میں کہ کب مدینہ کا پھر سفر تعداد اہل فہم کی ان میں قلیل ہے میرا دہن ہے میری زباں پر نثار آج صل علیٰ کی کیوں نہو ہر جا پکار آج کیا خوشنما ہے میرے چمن کی بہار آج حور و قصور کا میں نہیں خواستگار آج کیا یہ زمین فلک ہے میرا وقار آج صدقے مرے سخن پہ ہے مشک تثار آج تیرے سوا ہے کون ہمیں غمگسار آج حد سے گزر گیا ہے مرا انتظار آج شاعر بیٹوں جہاں میں ہزاروں نزار آج </p>
---	---

مدح مصطفیٰ ہوں تخلص ہے بادشاہ
غیروں کی مدح سے ہے مجھے تنگ عار آج

<p>شوق دیدار تیری ساتھ رہا میرے بعد یا نبیٰ داغ محبت ترا ایجا تا ہوں دست و پا میری گناہوں کی گواہی دینگے کہا حضرت نے کہ دنیا میں سچے چھوڑا دینے یہی دو چیز تمہارے لئے ہیں جہنمیں نیک اعمال فقط خسر میں کام آئینگے خاک کو میری ذرا خاک دینہ میں ملا میں اٹھوں خسر عشاق نبیٰ کی صف میں آہ کس درد فرمائینگے محشر میں نبیٰ</p>	<p>گل زر گس مری تربت پہ کھلا میرے بعد بس ہے اس شمع کی مرقع میں ضیا میری یہی دشمن ہیں مرے روز جزا میرے بعد ایک قرآن دگر آل عبا میرے بعد یہی دکھلائیں تمہیں راہ ہدایا میرے بعد ہیں عبث قصر و مکان سہم و طلا میرے بعد اتنا احسان کرا ہی باد صبا میرے بعد یہی کافی ہو مرے حق میں دعا میرے بعد میری امت ترا کیا حال ہوا میرے بعد</p>
--	---

باد شمشہ فکر ہے کیا گر نہیں بقد ر سخن
خلق کو میرے سخن کا ہے مزا میرے بعد

<p>برتر ہے سب سے عظمت تری پیہر کیونکر رکھیں دل سے الفت تری پیہر تو فخر و جہاں ہے تو اشرف زمان قہر و غضب سے حق کے بچتا نہ کوئی انسان</p>	<p>اور افضل امم ہے امت تری پیہر ہے عین طاعت حق طاعت تری پیہر جن ملک کئے ہیں خدمت تری پیہر گر خلق پر نہ ہوتی رحمت تری پیہر</p>
---	---

<p>معلوم ہے خدا کو عزت تری ہمیشہ کیا کچھ عیاں نہوگی شوکت تری ہمیشہ بھولی نہیں ہو جاتی شفقت تری ہمیشہ دیکھوں جو اک نظر میں تربت تری ہمیشہ رویا میں بھی نہ دیکھی صورت تری ہمیشہ</p>	<p>جس طرح حق کی عزت تو خود جانتا ہے زیرِ لوا ہوں تیرے محشر میں فیاض تھانج نزع تک بھی امت کی ہیکسی کا دنیا کے سب سے کوشل نظر گرا دوں بے چین دل کو میرے کیا چین کی ہو صورت</p>
---	--

راج و شتا سے تیری محلو کلام رب ہے
 اس یادِ شمشہ سے کب ہو بدست تری ہمیشہ

<p>کب نظر میری ٹپگی اب کسی دلدار پر سچ تو ہے بارش بھی ہونی چاہیو گلزار پر بازوؤں میں گر عطا کرنا خدا دو چار پر یا نبی کیجے کرم اس سحر کے بیمار پر زلزلہ ڈالوں زمین پر دشت پر کہسار پر میں کرونگا ناز اپنے طالع بیدار پر لطف تھا تیرا ابرو یا پر راغب ار پر شوکت دارا خدا ہے آپ کے دربار پر ختم ہے شان رسالت سید ابرار پر</p>	<p>شیفہ ہوں دل سے حسنِ محمد مختار پر داغہائے دل دہر نکھیں دہر میں کیا جاپنچا اثر کے طیبہ میں ہمیشہ کے حضور شربت دیدار پلاو و سیحالی کرو شوق سے جب یا محمد کا کروں نغمہ بلند ملک تیرے میں گرائے مجھے خوابِ اجل دوست اور دشمن یہ تھی کیسا توجہ کی نظر فرمبشیدی کو کیا سمجھیں غلامانِ نبی وصف تو حید کا شایاں اگر حق کیلئے</p>
--	---

حسنِ صلی کو ہو کیا زیور کی حاجت بادشاہ

سادگی کو فخر ہے بالکل مرے اشعار پر

مرا ہر اک سخن چمکیگا دُر بے بہا ہو کر
یقین ہے شوق پھر لیجائے مجھ کو رہنا ہو کر
عجب کیا روح چاہنےچے و مان ڈسنا ہو کر
ہو مقبول تجھ سا کون ختم الانبیا ہو کر
گیا اور آگیا اک پل میں قعرش علا ہو کر
رہوں تا مرگ یا رب مجھ عشق مصطفیٰ ہو کر
ٹپک پڑتے ہیں میرے اشک عطر موتیا ہو کر
بلا ہے آبِ فرم کیا انھیں آبِ بقا ہو کر
کھڑیں جب سینکڑوں عاصی تری زیرِ لوا ہو کر
ہزاروں جائیں گے جنت کو درجے رہا ہو کر
ہر اک رہ درخشاں یہاں شمس الضحا ہو کر
بھلا کیا پاؤ گے عشق تیاں میں مبتلا ہو کر

رہوں میں بحرِ نعتِ مصطفیٰ سے آشنا ہو کر
پڑا ہوں ہند میں اب میں مدینہ جدا ہو کر
خیالِ گلشنِ ثرب رہیگا بعدِ مردن بھی
شرفِ پایا شبِ معراج سیرِ قاتِ توسین کا
شبِ معراج پایا تو نے رتبہ قاتِ توسین کا
اسی کا دھیان ہو دلیں اسی کا ذکر ہولب پر
نصو میں گلِ خسارِ خضرت کے جو روتا ہوں
تنِ مردہ میں مشتاقانِ حج کے جاتی ہو
سماں اسوقت محشر میں ہیگا دید کے قابل
شفاعت کیلئے اک جنبش لب تیری کافی ہو
جہاں میں تیرے انوارِ ہدایت ہیں عجیب
کر دہی محبتِ شاعر و تانفع ہو تم کو

خطابِ بادِ شمس مشہور ہے میرا جو عالم میں

شرفِ پایا یہ میں نے کوئے احمد کا گدا ہو کر

ہے دلِ نیچے قربان جانے کے قابل
ہے پھر کون تجھ سا بنانے کے قابل

زباںِ نعت کے ہے سنانے کے قابل
بنانا تھا جیسا بنایا ہے حق نے

<p>خدا کو ہیں کیا منہ دکھانے کے قابل نہیں کوئی دنیا میں آنے کے قابل فقط تو ہی تھا اس کے پانے کے قابل تزار و ضہ تھا سر جھکانے کے قابل بہت کم ہیں اس کے نبھانے کے قابل یہ ہرگز نہیں اس زمانے کے قابل</p>	<p>شفاعت کے محتاج عاصی ہیں ورنہ نبوت ہوئی ختم اب مثل تیرے پس فائات خالق جو کچھ ہے بزرگی نہو تا جو غیروں کو ممنوع سجدہ عبث و بنداری کا دعویٰ ہے سب کو تم اے شاعر و عشق فرضی کو چھوڑو</p>
--	---

	<p>ضعیفی میں اے یادِ منہ غم یہی ہے رہائیں نہ تیرے کو جانے کے قابل</p>	
--	---	--

<p>ہے رشک لالہ زار مرا پڑ بہارِ دل کعبہ سے عرش سے ہو فزونِ قادرِ دل صدقے ہوں سیرِ دل نہ کیوں شہارِ دل پہلو میں دیکھ لیتا ہوں میں بارِ بارِ دل اللہ رے ترا وہ عطا وفت شعارِ دل امت کا نزع تک جو رہا غمگسارِ دل میدانِ عشق میں ہے مرا شہسوارِ دل کیا لیکے جاؤں پیش خدا شرمسارِ دل دُھونڈ نہیں تو ایسے سو میں ملینگے دوچارِ دل</p>	<p>عشق رسولِ پاک میں ہے بقرا دل سردارِ مرسلین ہے میرا نشانِ دل لگا نہیں ہے دل مرا جز نعتِ مصطفیٰ دنیا کی خواہشیں نہ مسخر کریں اسے اعد اکو بد دعا کے عوض تو نے دی دعا اس دل کو تذر کرنے کے قابل ہے چیز کیا کیونکر ہوں منکرانِ نبی میرے روبرو معدوم نیکیاں ہیں ہیچوم گناہ ہے محکم رہیں جو عشقِ خدا و رسول میں</p>
---	---

ہر آن تیرے شوق زیارت میں یابی	سیما کج طرح ہے مرے قرار دل
کیساں فراق و وصل میں مضطرب و بادشاہ	کیوں کر قرار پائے گا یہ دلفگار دل
<p>دہر میں اے غم عشق نبی کھانے کو ہم رکتے ہیں سینے میں اپنے سکے با داغ عشق دل میں عشق مصطفیٰ ہے کب سے اچھا دغ غم تھی یہی حسرت ترے شمع مزار پاک پر خیر امت کا لقب ہو گیا ہے اے خیر الوری تو شفیع المذنبین ہو ہمیں عاصی پر خطا پیروی کرتے نہیں کچھ تیرے قول و فعل کی آفریں ہے جوش پر وحشت پہ اس کے حبا ہم بدینہ تو گئے لیکن نہ اس جام مٹے</p>	<p>خلد میں جانے کو ہم میں نعمتیں پائے کو ہم نذر دربار نبی ہیں ساتھ لیجانے کو ہم کس طرح کعبہ میں رکھیں آہ تجانے کو ہم کاش کر دیتے تصدق دل کچھ روانے کو ہم خوش نصیبی ہیں اپنی خوب ترانے کو ہم جز ترے کس کو سنائیں اپنے افسانے کو ہم کیا فقط میں امتی دنیا میں کہلانے کو ہم سب دانا جانتے ہیں تیرے دیوانے کو ہم عمر بھر تقدیر میری ہیں اپنی پختانے کو ہم</p>
باد شہم عاجز نہ کرتا گر بصارت کا فتور	تھے بہت رنگ سخن عالم میں دکھلانے کو ہم
<p>کہا رکنی نے گل سو خوشتر ہو تو میں ہی ہوں جہاں میں مجھ و صف چشم سر ہو تو میں ہی ہوں ہے محلو گنج دل سرمایہ عشق سپہر سے</p>	<p>بیاں تھا زلف کا سبیل بہتر ہو تو میں ہی ہوں مثال نہ گس شہلا جو ششدر ہو تو میں ہی ہوں جو سدا ہو تو میں ہی ہوں تو نگر ہو تو میں ہی ہوں</p>

<p>شفیع المذنبین حق مقرر ہوں تو میں ہی ہوں نہ کیوں مینہ بول ٹھے سکندر ہوں تو میں ہی ہوں مثال ذرہ سب امت میں کمتر ہوں تو میں ہی ہوں محبو عین بستی میں جو برتر ہوں تو میں ہی ہوں کہا ہر ایک مصرع سدا گویا ہوں تو میں ہی ہوں شہید تیغ ابرو ہے ہمہ ہوں تو میں ہی ہوں دور روزہ عمر پر اپنی سنگرم ہوں تو میں ہی ہوں</p>	<p>بے صدقے اس نے باں کج زبان تو نے فرمایا ترے رکن نور کا پڑ گیا عکس گرشا رسالت کے سما کا چہرہ انور ہے تو ہی شا ذیلِ دُخا رہوں لیکن محبِ سرور دین ہوں رقم کرنے لگا جب شعر تیرے وصفِ نداں شہید و مجھ کو محشر میں کیونکر سرخروئی ہو تمام اوقات میں اپنے کیا ضائع گناہ نہیں</p>
---	---

بنی کی نفٹ ہے اے بادِ شہ در زبانِ جے
زباں بھی مجھ سے کہتی ہے سخنور ہوں تو میں ہی ہوں

<p>ہاں مگر طبعِ رواں نفٹ میں رکھتا ہوں نہیں ہوں فقط اپنے نبی کا نہ کسی کا ہوں میں چشمِ بد دورِ عجب مرتبہ رکھتا ہوں میں تم نہ ہو جاؤ فدا اسپہ تو جھوٹا ہوں میں چھوٹا منہ بات بڑی اسلئے ڈرتا ہوں میں پہلے تو غوریہ کرا متی کس کا ہوں میں یا نبی تیری رضا چاہنے والا ہوں میں بات بنیائے گی گو لاکھ بھی بگڑا ہوں میں</p>	<p>موج ہوں سیل ہوں قلم ہوں دریا ہوں نہیں طالبِ ید ہوں مشتاق ہوں شید ہوں میں روضہ سرور دین آنکھ سے دیکھا ہوں میں دوستو چلئے ذرا دیکھئے یرب کی بہار قافِ حسین کے اسرار کہوں میں کیوں کر کیا جلائیگی تو ای آتشِ دوزخ مجھ کو کہا خالق نے کہ سب چاہتے ہیں میری رضا نہیں امید فقط حشر میں ہے مجھ کو یقین</p>
---	---

نظر آیا جو مدینہ کا مجھے گورستان | دل لگا کہنے اسی موت پہ مڑا ہوں میں

پادشہ ہوں میں فقط ملک سخن کا اپنے

نہ فریدوں نہ سکندر ہوں دارا ہوں میں

ہم عشق پیمر کا اثر دیکھ رہے ہیں
روضہ پہ تصدق ترے ہوتے ہیں ہمیشہ
پر تو ہے یہ شاید لب دندان نبی کا
ای مصحف رخسار نبی تیری بدولت
امت میں ہیں ہم شافع محشر کے وہ ہیں اور
اللہ رے شادابی گلزار شریعت
آتا ہے نظر جلوہ توحید الہی
کب صاحب زر عازم حرمین ہوا
افسوس کیوں فہم خلائق پہ ہو ہم کو

بیتاب دل و جان و جگر دیکھ رہے ہیں
گردش میں جو ہم شمس و قمر دیکھ رہے ہیں
پتھر میں جو ہم لعل و گہر دیکھ رہے ہیں
عشاق کا دل زیر و زبر دیکھ رہے ہیں
جو نار جہنم کا خسر دیکھ رہے ہیں
ہر خار کو اب ہم گل تر دیکھ رہے ہیں
ہم چشم بصیرت سے جدہر دیکھ رہے ہیں
بے زر کو مگر بستہ کمر دیکھ رہے ہیں
جب بے ہنری کو بیہ ہنر دیکھ رہے ہیں

صد شکر ہے ہم پادشہ سچاں کو

مداح نبی شام و سحر دیکھ رہے ہیں

تو اناں نہ فرضی حسن فرضی تباں کے ہیں
محشر میں وہ شفیع تمام عاصیاں کے ہیں
سب کچھ طفیل رحمت عالم کا ہے یقین

وارفتہ ہم ازل سے شدہ انس و جاں کے ہیں
غجو ارجمہ عاجز و بے چار گان کے ہیں
دنیا میں جہنم میں امن و امان کے ہیں

ہم کو یہاں دلت و غرت سے کام کیا لعل و گہر جو اہر و زر سے ہیں قیمتی، دلو کو خیال اپنے نبی کا ہے ہر زماں طیبہ کے مدح خواں سے نہو ہمہ سیر کبھی دو زخ یہ گر میاں تو کسی اور کو بتا کہنے لگے ملک شب معراج یا خدا،	غرت کے خواستگار فقط ہم وہاں کے ہیں الفاظ لغتہ جو ہماری زبان کے ہیں اور مشغلے زبان کو آہ و فغاں کے ہیں ای و اغطو جو مدح کنناں تم جناب کے ہیں ہم امتی پمیر آخر زمان کے ہیں کیا کیا تو واضح آج تیرے میہاں کے ہیں
---	--

بلو الو پھر دوبارہ مدینہ میں یا نبی
ارماں بہت یہ پاؤں شہ خستہ جاں کے ہیں

جس کو تمہارے عشق کا دنیا میں غم نہیں مدحت سر تمہارے فقط ایک ہم نہیں کیونکر مثال زلف معنبر سے دیجے درگاہ ایزدی میں کسی کو جز آپ کے امتی جو آپ کا ہے لقب کیا مضائقہ کہتا ہی ہے بلبل دل پھول پھول کر جستاب جس طرح نہیں خورشید کی مثال کیا جانے آپ کے قد والا کا مرتبہ	محشر میں شادماں وہ خدا کی قسم نہیں سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں مشک ختن میں بو ہے مگر پیچ و خم نہیں یہ مرتبہ یہ فخر جاہ و حشم نہیں کیا زیر حکم آپ کے لوح و قلم نہیں یثرب سے پر فضا مجھے باغ ارم نہیں خورشید مثل عارض شاہ ارم نہیں جو مثل سر و عشق میں ثابت قدم نہیں
---	---

گفتگ رہے تمہاری زیارت سے بے نصیب

اس بادشاہ پر کس لئے لطف و کرم نہیں

اسلام کیا ہے دین ہو کیا کچھ خبر نہیں
 خالی کوئی زمین نہیں جس رو بہ نہیں
 یثرب کو جاؤ راہ میں کوئی خطر نہیں
 میں مالا مال دولت عشق نبی سے ہوں
 دونوں جہاں میں تیری طرح کوئی پائی
 تیری ہی شان وہ تیرے آگے کسی کو بھی
 پہنچا ہے تو وہاں شب معراج پائی
 سن سن کے مژدہ تیری شفا کا ہمواب
 شیطان کو کیوں جنت دل سے نکالوں
 دلچسپیاں ہیں ملک عدم کی عجیب تر
 آزاد جو ہیں میں سے کیا ان سے نفع قوم
 کس منہ سے دعویٰ کیجئے اصلاح قوم کا
 نیت اگر ہو خیر کی ہر طرح خیر ہے
 پائی ہے ہم نے نعمت اسلام عمدہ تر

دل میں اگر محبت خیر البشر نہیں
 امت نبی کی ہم کو بتاؤ کدہر نہیں
 دنیا میں اس سفر سا مبارک سفر نہیں
 کیا غم ہے میرے پاس اگر سیم و زر نہیں
 مادی نہیں رسول نہیں راہبر نہیں
 عظمت نہیں ہے جاہ نہیں ہے وقر نہیں
 جس جا پہ جبرئیل امیں کا گزر نہیں
 محشر کا خوف کچھ نہیں دوزخ کا ڈر نہیں
 بدلہ اگر پد رکا نہ لے وہ پسر نہیں
 جاتے ہیں سب ادھر کوئی اتنا ادھر نہیں
 سر و چین کو دیکھئے اس میں ثمر نہیں
 دلیں بہت ہو جو ش زباں میں اثر نہیں
 عمدہ ترین بشر ہو دی جس میں شر نہیں
 گو تیری نعمتوں کا الہی حصہ نہیں

اشعار کیا سناؤ گے پیری میں بادشاہ

وہ دلفراہنا رہیں وہ جس کے نہیں

<p>چمن کو دین کے ہم پُربہار کرتے ہیں کہ جبہ سارے رسل افتخار کرتے ہیں ہم اپنا دامن دل تارتا کرتے ہیں طوافِ روضہ کا بانگسار کرتے ہیں پیادہ جو ہے اسے شہسوار کرتے ہیں شمار کیوں مرا روز شمار کرتے ہیں ترا لے بادِ صبا انتظار کرتے ہیں جو دیندار ہیں اسے عار کرتے ہیں قدیم طرز کو کیوں اختیار کرتے ہیں امورِ فرضیہ کیوں محضار کرتے ہیں</p>	<p>بٹی کی مدح و ثنا بار بار کرتے ہیں عطا کیا ہے خدائے ہمیں رسولِ ایسا جنوں ہے عشقِ پیسبر کا مومنو ہم کو نہیں فلک پہ یہ پھرتے ہیں مہر و مہرِ دلوں ہمیں یقین ہے کہ اعمالِ نیک عالم میں فرشتہ چھوڑ دو امت میں ہوں محمد کی سلام جلدِ حضورِ نبی میں پہنچا دے نکا لو فرضی محبت کو شاعرِ دل سے گیا وہ اکلا زمانہ وہ شاعری بھی گئی سخن کا اور بہت ہی وسیع ہے میدان</p>
---	---

ای بادشاہ نہیں لطفِ طول گوئی میں
سخن کو اس لئے ہم اختصار کرتے ہیں

<p>فقط مضطر نہیں لچشمِ اپنے نم بھی ہوتے ہیں بھلا روزِ جزا ایسے کوئی ہمد بھی ہوتے ہیں یقین ہے بہرہ و رقم سے یہ دو عالم بھی ہوتے ہیں خدا کے خاصہ اسرار کے محرم بھی ہوتے ہیں کسی چار پر زیادہ ہیں کسی جا کم بھی ہوتے ہیں</p>	<p>صفتِ عشاقِ غمیر میں اخل ہم بھی ہوتے ہیں نہ جائیں خلد میں ہرگز نہ ہوا ہوا گرامت اوہر ہے عالمِ دنیا اوہر ہے عالمِ عقبی نہیں ہوا کہ رسالت کا شرف ذاتِ محمد ہے یہ حکمتِ خدا کی پیروانِ ملتِ اسلام</p>
---	--

<p>وہی زخمِ دل عشاق کے مرہم بھی ہوتے ہیں وہی احکام کی تعمیل میں محکم بھی ہوتے ہیں کہاں تیرے مقابل کو شہرِ زفرم بھی تھے ہیں ہزاروں سرکش و مغرور کے سرخم بھی ہوتے ہیں</p>	<p>احادیثِ نبیؐ بہرِ ہدایت ہی نہیں ہرگز وہی مومن ہر حقِ دل سے فدا ہیں نامِ حضرتؐ پر ترا رتبہ ہے اعلیٰ ای ہر شرکِ عشقِ مصطفوی یہی دینِ نبیؐ کی ہے صداقتِ روبرو جس کے</p>
---	---

جو سنتے ہیں کلامِ بادِ شمشاد دے دیتے ہیں
وہ حاصلِ فوق کرتے ہیں خوش شُخرم بھی ہوتے ہیں

<p>ستاروں کو قمر کو برق کو خورشید روشن کو ثمر کو شاخ کو غنچوں کو گل کو سارے گلشن کو ضلالت کو بھی کفر و شرک بدعت کے مسکن کو نصارا کو یہودوں کو عرب کے سارے دشمن کو فرست کو لیاقت کو ہنر کو علم کو فن کو ریا کو حرص کو شر کو ہواے نفس ر ہرن کو</p>	<p>تجمل کردوں مقابل کر کے روئے لموہ فکر کو بجھی سے نخلبند دو جہاں کو دیاشاداب مٹایا صفحہ ہستی سے تیرے شرفِ مقدم نے عجب دہشت ہوئی پیدا ترے مبعوث ہوئیے ظہور دین احمدؑ نے ترقی بخشی ہے کیا کیا ہمارے دل سے یارب دو رکچے بہرِ پیغمبر</p>
--	---

طفیلِ نعت کیا ای بادِ شمشاد طاقت ملی جواب
قلم کو ماتھہ کو دل کو زباں کو روح کو تن کو،

<p>یہ راہِ نعتِ نبیؐ ہے یہاں سہیل کے چلو عتابِ حق ہو تمہیں گزرا پھسل کے چلو چلو تو ساتھ مگر تو شمشادِ عمل کے چلو</p>	<p>سختو رو نہ کبھی یوں مچل مچل کے چلو مدام شرعِ نبیؐ پر قدم رہے ثابت سفر ہے ملک بقا کا ہر ایک کو درپیش</p>
--	--

خدا کے پاس جو جانا ہے ہلکے ہل کے چلو	نہیں کج خواب گناہوں کی یہ گراں باری
طرف بہشت کے دوزخ سے تم نکل کے چلو	شفیع اپنا ہے محشر میں احمد مسل
یہ نفس بے عدو اس کا سر کچل کے چلو	نہیں ہے کوئی بھی شکل رہ اطاعت میں
ذرا بھی دین سے اسکے اگر بدل کے چلو	نئی کے امتی ہونے کا فخر بیجا ہے
جو سوز عشق نبی میں گھپن کھل کے چلو	جہاں میں نام تمھارا ہوشیہ ساروشن
ملا دوزخ سے فردا نہ ٹاٹھ مل کے چلو	اجل سے پہلے جو ممکن ہے نیکیاں کرلو

ای بادشاہ لکھو سادہ سادہ نعت نبی
کبھی نہ طرز یہ تم عشقیہ غزل کے چلو

گل افشاں ہے مری تقریر دیکھو	ریاض نعت کی تاثیر دیکھو
ہماری خوبی نقد پر دیکھو	ہو ہے میں کس کی ہمت میں پہنچو
صبا کرتی ہے کیا تاخیر دیکھو	نہیں لاتی ہے اب بوسے مدینہ
نہو باور تو اسکو چیر دیکھو	بھڑ ہے دل مرا عشق نبی سے
تم انکی حشر میں تو قیر دیکھو	یہاں کیا قدر عشاق نبی کی
پڑی ہے حرص کی زنجیر دیکھو	قدم کیونکر لٹھے اب سوتیز
دل کفار کو تھی تیر دیکھو	فقط اک جنبش فرکانِ حضرت
گناہوں کی اوہر تو قیر دیکھو	شفاعت کی اوہر امید ہم کو
یہ امت ہے پُر از نقصیر دیکھو	گرو کچھ رحم لے عالم کے رحمت

<p>مچو چھوڑ دو جھوٹے فسانے ای فرضی عاشقو تم کچھ کرو غور درخت سرو سے زہار زہار</p>	<p>پڑھو قرآن اور تفسیر دیکھو عبث ہے آپ کی تحریر دیکھو نکھاؤ گے کبھی انجیر دیکھو</p>
<p>مدینہ دیکھنے اے پادشہ پھر ہوی باطل ہر اک تدبیر دیکھو</p>	
<p>شفیع المذنبین تم ہو محمد مصطفیٰ تم ہو خدا کے بعد افضل کوئی رتبہ میں نہیں تم سا خدا کی ہے قسم ہکو نہیں طوفان کا خدشہ خدا کے گو کہ ہو بندے خداوند اپنے ہیں لیکن نبی کا عشق ہے ہکو نبی کے مدح خواں ہم ہیں تمہیں ہو باعث عالم ہو تم خزنہ نبی آدم اگر ہے دین مثل آسمان خورشید تم سکے خدا نے کیسے پیغمبر کی امت میں کیا داخل مقرب بارگاہ ایزدی میں کون ہو ایسا فنا کے اور بقا کے بھید جو کوئی واقف ہے</p>	<p>مرضیان گنہ ہم ہیں دو اتم ہو شفا تم ہو صفت ہر ایک ہے تم میں سزا و اثنا تم ہو یقین ہے کشتی امت کی اپنے نا خدا تم ہو خدا سے جدا لیکن خدا سے کب جدا تم ہو عجب ہے شاعر و فرضی بتوں کے بقلا تم ہو نبی اعظم و اکرم رسول رہنا تم ہو کہیں خورشید کو گردین ہم اسکی ضیا تم ہو ای امت شک نہیں ہو صبا بخت رسا تم ہو جہاں میں جتنے مسل آؤ انکے پیشوا تم ہو وہ یہ کہتا ہے ہم صین قبا عین بقا تم ہو</p>
<p>گداؤں میں در احمد کے لطف بادشاہی ہے ہزاروں شکر ہے ای پادشہ اسکے گدا تم ہو</p>	

<p>عجب کیا بھول جائیں جلوہ وادی امین کو بنایا موم و اس داؤد نے تھا ایک آہن کو مہ نو نے جھکا رکھی ہے اب تک اپنی گردن کو خوشی سے پھول کر جاؤ نگاہیں جنت کے گلشن کو نہ دی بیانی نرگس کو نہ دی گویائی سوسن کو ہو کیونکر غرض سے نسبت تری اس پاک مفن کو</p>	<p>جو دیکھیں حضرت موسیٰ کی رخسار روشن کو کیا ہے نرم تو نے سیکڑوں دلہائے شبنم کو جو دیکھا قابل سجدہ ترے محراب ابرو کو مثال خار کھٹکے گر غم بھر نبی کیا غم جو دعویٰ تھا ترے چشم و زباں اسلئے قے وہ اک مخلوق قدرت کی گنج سر وحدت ہے</p>
--	---

رہ عصیاں ہیں اغراں ہو نبی حال و باد شہ کو اب
کہاں جائیگا بکیں چھوڑ کر حضرت کے دامن کو

<p>خدا کے پاس درجے اپنے برتر دیکھتے جاؤ فدا سب قدسیاں ہیں آج اسپر دیکھتے جاؤ نظر کہتی ہے ساری عمر بیکسر دیکھتے جاؤ تمہاری عظمت و شوکت کا منظر دیکھتے جاؤ ہمارا بخت ان سب کا مقدر دیکھتے جاؤ اس امت کا تمہاری حال بدتر دیکھتے جاؤ مبارک نعت پر چاہے گھر گھر دیکھتے جاؤ تم اپنے نفس بد کو گر مسخر دیکھتے جاؤ دکھائے جو خدا تم کو برابر دیکھتے جاؤ</p>	<p>نبی کا عشق محکم دل کے اندر دیکھتے جاؤ لکھا نعت نبی کا میں نے ذکر دیکھتے جاؤ بہار روضہ حضرت کے آگے خلد ہے کیا شے شب معراج حضرت سے یہی جبریل کہتے تھے مدینہ کا جو گورستان دیکھا دل لگا کہنے مبارک قبر سے اپنی نکل کر یا رسول اللہ ربیع الاول یا غلغلہ صل علی کا ہے سمجھ لو لشکر خوف الہی کی ہے فیروزی ترقی کی خوشی کیسی تنزل کا الم کیا ہے</p>
---	---

فلک پر بادِ شہد و کھو گے کیا عقدِ ثریا کو
ہمارے شاہد معنی کا زیور دیکھتے جاؤ

حبیبِ حضرت پروردگار کیسے ہو
گناہگاروں کے تم غمگسار کیسے ہو
رسول کیسے ہو تم نامدار کیسے ہو
نہ پوچھے کوئی کہ ییل و ہنار کیسے ہو
ہر ایک طرح سے تم طرہ دار کیسے ہو
میں کیا بتاؤں کہ با اقتدار کیسے ہو
تم اے مدینہ کے گرد و غبار کیسے ہو
مکانِ دل کے انی نقش نگار کیسے ہو
اٹھو مزار سے زیر مزار کیسے ہو
پھر ان کے امتی جانِ نثار کیسے ہو

خدا کی شان ہے تم با وقار کیسے ہو
شفیع کون قیامت میں ہے تمہارا سوا
جو خاصگانِ خدا ہیں تم انکے ہوتے راج
تمہارے گیسو و رخ پر فدا ہیں ہم دل سے
جخل جو تم سے ہیں حورین تو منفعل علی
خدا کے بعد ہو تم سب سے فضل و اعلیٰ
تمہارا سرمہ میں شہرِ جواہر ہے
نہ محو ہونگے کبھی داغِ غمائی عشقِ نبیؐ
ہے خستہ حال اس امت کا یانہی دیکھو
نبیؐ کے قول کی یار و نہ ہو اگر تقلید

خدا جو چاہے عجب کیا مدینہ پہنچو گے
ای بادشاہ کہو بے قرار کیسے ہو

سارے محکوم ہیں تمہارے وہ
ان میں خورشیدِ پُر انوار ہے وہ
ہم گناہگاروں کا غمخوار ہے وہ

جنتِ ابدین کا سالار ہے وہ
انبیاءِ بینِ مثالِ انجم
پائینگے اس کے وسیلے سے نجات

<p>کیوں نہ ہو ہکو ہوائے شیرب بار فرقت جو رکھا ہے ان کا مہ نو کرتا ہے جسکو تسلیم جس زباں میں نہیں تو صیف نبی تقد الفت ہو ترا جسکے پاس</p>	<p>ہم عناد دل میں تو گزرا ہے وہ حشر کے روز سبکا رہے وہ آپ کا ابروئے خمدار ہے وہ حیف بے قدر ہے پیکار ہے وہ باغ رضواں کا خریدار ہے وہ</p>
<p>باد شمشیر پر ہو عنایت کی نظر، خستہ و عاجز و ناچار ہے وہ</p>	
<p>فد ہو کیوں نہ دل تجھ پر ہمارا یا رسول اللہ تو ہے نہ جنت کی نہ شوق حوروں کا رہیگا سرخ رو پیشک ہی مومن پتیا میں جو کچھ ہے آرزو دلیں مدینہ کی سفر کی ہی عروج عظمت توحید تھی منظور ستراسر، ترے رحم و شفاعت کا جو دریا موجزن ہوگا پسندیدہ تھی یتانی تری کس جن خالق کو عبث بریق میرا کھیں عبث میری بصارت ہے</p>	<p>نہیں تجھ سا کوئی خالق کا پیارا یا رسول اللہ ہیں بس تیرے رخ کا نظار یا رسول اللہ ہے تیرے عشق کا جسکو سہارا یا رسول اللہ نہیں ہو خواہش بلخ و بخارا یا رسول اللہ جو تجھ پر حق نے قرآن کو اتارا یا رسول اللہ کرے کیا ہکو دوزخ کا شہر را یا رسول اللہ نہ تھا سایہ کا ہونا بھی گوارا یا رسول اللہ نہ دیکھا آج تک روضہ تہارا یا رسول اللہ</p>
<p>ادب سے سرنگوں رہتا ہے گلک یاوشمہ ہر دم ہے تیری نعت کب لکھے کا یا رسول اللہ</p>	

برائی ہے تمنا بعد مدت یا رسول اللہ
کہاں کون کون کیا دیکھتا ہوں آج آنکھوں
بہا رنگہ خضر کا نظارہ جو پایا ہوں
نہ تھا میں بندہ پاچیز قابل ایسی نعمت کا
نہیں چھو لاستا ہوں خوشی سے اپنے جامہ میں
علائک کر رہے ہیں در پہ تیرے جہہ فرسائی
ہے واقف جس طرح سے تو خدا کی شان و عظمت کا
کمالات و فضائل جسد رب انبیاء میں تھے
میان عالم و حق برنج کبریٰ ہے تو بیشک
کہوں کیا میں ہو تجھ پر کشف حالت مری کسیر
ہوئی افسوس کچھ مجھ سے نہ پابندی نہ تربت کی
نہ رغبت نیک کاموں نہ نفرت تھی گن ہوں سے
سر یا مجرم و عاصی ہوں دم ہوں پشیمان ہوں
تری امت میں ہونیکا نہ کیونکر خسر ہو مجھ کو
شفیع المذنبین ہے رحمتہ للعالمین ہے تو
ترے اصحاب تیرے مکرّم آل کے صدقے
زباں کو کس لشکر کے ہے تری توصیف کا یارا

میں آج ہے تیری زیارت یا رسول اللہ
مجھے خوش نصیبی پر شہرت یا رسول اللہ
نہ کیوں ہو سیر میری کشت قیمت یا رسول اللہ
فقط اللہ کی ہے یہ عنایت یا رسول اللہ
مٹی ہے جیتے جی اب سیر خبت یا رسول اللہ
بشر کیا ہے بشر کی کیا حقیقت یا رسول اللہ
خدا ہی جانتا ہو تیری عظمت یا رسول اللہ
مٹی ان سبکی کچھ کو جامعیت یا رسول اللہ
تری کچھ اور خوشان ستا یا رسول اللہ
نہیں کچھ عرض حاجت کی ہو خا یا رسول اللہ
نہ میں نے کی ادخال کی عطا یا رسول اللہ
رہا کس درجہ مجھ کو غفلت یا رسول اللہ
مگر ہوں و غل افراد امت یا رسول اللہ
تھی سارا نبیا کو جسکی غربت یا رسول اللہ
نگاہ لطف ہو تیری کفایت یا رسول اللہ
قیامت میں مری کیے شفا یا رسول اللہ
قلم کو کسے ہے لکھنے کی طا یا رسول اللہ

گداہوں تیرے در کا پاؤں شہ کہتے ہیں سب مجھ کو
یہ کافی ہے مجھے دنیا میں عزت یا رسول اللہ

مرے دل کو ہے نسبت اس طرح عشق پیہر سے نہیں مقصود جنت نہ جنت کسی گھر سے مجھے کیا کام فرضی حسن سے اور فرضی کبر سے ترے مست نے الفت کو کچھ پروا نہیں ہرگز بحر قلب سخنور کب کوئی قدر سخن جانے لکھوں کینہ کو قلم سے وصف پیغمبر کے گیسو کا نہ رو کو خلد سے مجھ کو نبی کا امتی ہوں میں نعم ہجر نبی میں اشک جو بیتے ہیں آنکھوں سے مری امید کی کھیتی ابھی سر سبز ہو جائے	جدائی غیر ممکن ہے عرض کو جیسے جوہر سے مری آنکھوں کو دلچسپی دینے کے ہو منظر سے میں سچا ہوں مجھے سچی محبت ہے پیہر سے نہ جنت نہ دوزخ سے نہ دنیا سے نہ مختہر سے صفت زر کی اگر کچھ پوچھنا ہو پوچھو زرگر سے بنالوں روشنائی میں نہ جنت شک غمیر سے جو پریش ہو فرشتو پوچھو تو تم اپنے داور سے فروں رتبہ ہے انکا آبِ فرم آب کوثر سے ذرا سایا نبی تیرا اگر ابر کرم بر سے
---	---

نبی کے آستان کی ہے گدا نبی پاؤں شہ حاصل
مجھے ہے برتری جمشید و دارا اور سکندر سے

ہے دل البتہ کوئے بیدار سے پہلے نہو عشق نبی گر کیا صداقت اپنے ایمان کی محبت میں نبی کی پانی ہے نصار نے سبقت مجھے جنت میں یحییٰ کی کوشش بعد اسکے ہو	ہوں شیدا اسکا ای رضوان و گلزار سے پہلے میں پوچھو گاہی ہر مومن و دیندار سے پہلے مہاجر گرچہ ایمان تو تھے نصار سے پہلے بچا لو یا نبی مجھ کو غدا اب نار سے پہلے
--	--

مبارک نام حضرت کا جو آتا ہے مقلب پر بشارت آپ کی سب دیتے آئے ہر زمانہ میں فقط تائید حق کی تھی غلط ہو قول غیور کا اُدھر ظلم و ستم تھا اور ادھر لطف و غماز تھی مسیح آپ ہو میرے میں پیار محبت ہوں	لبوں کو چوم لیتی ہے زباں کس پیار سے پہلے پہیر جتنے آئے احمد مختار سے پہلے نہیں سلام پھیلا یا گیا تلوار سے پہلے پڑا تھا آب کو کیا سابقہ کفار سے پہلے مجھے سیراب کرد و شربت دیدار سے پہلے
---	---

خدا نے دی ہے کیا توفیق اچھی با و ششہ تجھ کو
کہاں رجحان تھا یوں نعتیہ اشعار سے پہلے

رسول اللہ کی مدح و ثنا ہر آن بہتر ہے انہیں ہم کو غرت ہے نہیں کی ہم کو الفت وہی ستراج ہیں سب کے وہی محبوب ہیں رب کے خدا کے بعد فضل جز محمد کے نہیں کوئی کہنگے اہل محشر دیکھ کر اعزاز پیغمبر سلاطین زمانہ کے تمامی جاہ و شمشیر مدینہ اپنا مسکن ہو مدینہ اپنا مدفن ہو مبارک ذات حضرت اسطرح ہو جملہ مرسل میں کیا ہے تو نے پیدا ہم کو امت میں محمد کی یہاں خوشتر ہے ہو سیر گلزار مدینہ کی	دل و جان نام پر انکے جو ہو قربان بہتر ہے انہیں کا ذکر ہے پیارا انھیں کا دھیان بہتر ہے انہیں کی شریع اچھی ان کا ہر فرمان بہتر ہے اگر ایمان کی پوچھو تو یہ ایمان بہتر ہے خدا کی سلطنت میں اہ کیا دیوان بہتر ہے گدایان در احمد کی عز و شان بہتر ہے یہی ہے آرزو وعدہ ہی ارمان بہتر ہے خدا کے سب کتب میں جس طرح قرآن بہتر ہے الہی تیرے احسانوں میں احسان بہتر ہے وہاں شاید تجھے فردوس کا رخوان بہتر ہے
---	--

یہی جنت میں عشاق تہی حوروں سے کہہ نیگے پلا دو شربت دیدار اب ای ساتی کو شر جنوں ہے عشق احمد کا ہوں پر زد ہن دل کے شریعت کا ہے جو پابند دل ہے اسکا اعلیٰ تر خلاف شرع داخل گھر کوئی بھی بات ہو میں	جو کچھ بہتر ہے حسن سید اکوان بہتر ہے مریضان محبت کو یہی درن بہتر ہے ہمارے واسطے صحرے علتنا بہتر ہے ہے جس کو خوف عقی کا وہی تسنا بہتر ہے نہ وہ توحید بہتر ہے نہ وہ عرفا بہتر ہے
---	--

الہی پاؤ شتہ کو رکھئے حکم حب اچھریں
ہمیشہ خانہ دل میں یہی جہان بہتر ہے

پھر دوبارہ مجھے شرب کی زیارت ہو جائے کس لئے دیر ہے اب جلد قیامت ہو جائے جائیں ہم خلد میں کفار جلیں و زنج میں حمد کا لے کے لوا حشر میں جب تو نکلے اشک عشق نبوی کو ہے وہ رتبہ حاصل تیری شیریں سخن کی جو لکھوں میں توصیف گنج قاروں کی مرے پاس حقیقت کیا ہو گر ہوا ثابت قدمی میری رضا حق میں ایسی توصیف کے ہم ہونگے نہ ہرگز قائل چھوڑیں بکلیخت وہ بوسیدہ خیالات اپنے	اوج پر پھر جو مرا نیر قسمت ہو جائے یا نبی امت عاصی کی شفاعت ہو جائے نغم ادھر ان کو ادھر ہلکو مسرت ہو جائے النس و جن کیا ہیں فرشتو کو بھی حیر ہو جائے کیا عجب کو شر و تسنیم یہ سبقت ہو جائے میرے ہر نقطہ میں مصری کی حلاوت ہو جائے اگر میسر تری دیدار کی دولت ہو جائے جو مصیبت ہو مرے واسطے راحت ہو جائے اک سر موجو جدا ہم سے شریعت ہو جائے فرضی عشاق کو یارب یہ ہدایت ہو جائے
---	--

شاعری سے ہی مقصود ہے اے شاہِ رس
بادِ شمشہ کی ترے مداحوں میں شہرت ہو جائے

<p>دلِ امت میں خوفِ شمشہ گر ٹھہرے تو کیا ٹھہرے پرے وہ عرش کے پہنچے یہ بالائے سما ٹھہرے نہ ٹھہرے دل میں کچھ ہاں عشقِ ثناء انہیا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے نہ کیوں ہر دم زباں پر یا محمد کی صدا ٹھہرے ترے رخسار کی توصیف میں دلفضا ٹھہرے ضیائے چشم کے خاطر وہ عمدہ تو تیا ٹھہرے دلِ عشاق میں صبر و تحمل تا کجا ٹھہرے شرعیت میں مستحکم قدم جب اٹھا ٹھہرے وہ مشتاقِ نبیؐ اور یہ بتوں کے مبتلا ٹھہرے نہ جب تک شوقِ خود ماند خضر رہتا ٹھہرے</p>	<p>شفیع المذنبین جب سے محمد مصطفیٰ ٹھہرے تفاوتِ سبھی اپنے نبیؐ میں اور عیسیٰؑ میں نہ نکلے منہ سے کچھ ہاں نعتِ حضرت و بدم جو منکر دین کا ہے نزد حقِ نزد رسولِ حق جگر میں لیں جاں میں تیری جب عشقِ و لا ٹھہرے نہ کیونکر وصفِ گیسو سورہ واللیل کو کہئے غبارِ روضہ اطہر جو شیرب سے صبا لائے کرم سے یا نبیؐ ہم کو مدینہ جلد بلو الو طریقت اور حقیقت کا ملے کیا راستہ ہم کو خیالی شاعر و گدو دردا جانِ حضرتؐ ہیں مدینہ کے سفر کی کس طرح رغبت مکتل ہو</p>
---	--

قلم تیرا چلے کیا بادِ شمشہ نعتِ پیہر میں
یہاں ہر صاحبِ طبع رسا جب نارسا ٹھہرے

<p>دل میں جگر میں جاں میں ہوا نعتِ رسولؐ کی مملو کلامِ حق میں ہے عظمتِ رسولؐ کی</p>	<p>منہ پر زباں پر لب پر ہے مدحتِ رسولؐ کی ہے لاکلامِ سب پر فضیلتِ رسولؐ کی</p>
---	--

<p>مطلوب کیوں نہ ہو مجھے رویت رسولؐ کی نے دو خشر و کھینگے عزت رسولؐ کی نیزاں ہیں پلصراط میں موقف میں حشر ہیں و دُکڑے چاند ہو گیا لاکھوں کو آن میں یسلی کی داستان ہے نہ مجنوں کا ذکر ہے کیوں نوبت زوال نہ ہو شرک و کفر کو جہنک تھاتن میں دم امت ہی کچھ تھے کھل جائے تانصیب ہماری نصیب کے</p>	<p>ای چشم ہے بعین محبت رسولؐ کی وہ دید بہ وہ شانِ شوکت رسولؐ کی کس کس جگہ نہ ہوگی شفاعت رسولؐ کی ششدر بنائی ایک اشارت رسولؐ کی ہم تو بیان کرتے ہیں عظمت رسولؐ کی دُنکا بجا رہی ہے شریعت رسولؐ کی کیا عاصیوں پہ عام تھی شفقت رسولؐ کی یارب ہو اب نصیب زیارت رسولؐ کی</p>
--	--

خترم نہ ہو گا دل تراے با و تشم کبھی،
 جہنک نہ دیکھے آنکھ سے تربت رسولؐ کی

<p>پوچھو مت دینا سے کیا لیا جائیگے گو رمیں ہم کیا نصیا لے جائیگے تم جو چاہو لے چلو لے شاعر و غور کیجئے امتی کس کے ہیں ہم قرب حق پائیگے عشاق رسولؐ جلد بلو الو مدینہ یا نبیؐ شایق دیدار حضرت ہوں مجھے</p>	<p>نام اچھا یا برائے جائیگے شمع عشق مصطفیٰ لے جائیگے ہم پیہر کی شنائے جائیگے کیسے ہم دوزخ میں لے جائیگے ہیں جو منکر و نکالے جائیگے دل کو ہم کتبک سنبھالے جائیگے جو رہیں آنکھوں میں ٹھالے جائیگے</p>
--	---

<p>شوق و ارمان کے رسالے جائینگے ہم ہی پیش قدمی لے جائینگے</p>	<p>سوئے شرب میرے دل کے شمسائے شہر مساری عذرا خواہی عاجزی</p>
<p>خالی جائینگے نہ ہم اے پاؤ شاہ اہل محفل کی دعا لے جائینگے</p>	
<p>قرب خدا کا اس سے قیجا اٹھائے خدا بریں کا لطف دو بالا اٹھائے اپنا قدم جو سوئے مدینا اٹھائے کیونکر خیال شربِ بلیجا اٹھائے فرضی بتوں کے ناز جو بجا اٹھائے اس زندگی کا دل گھر وسا اٹھائے غفلت کا اپنی آنکھ سے پردا اٹھائے کھوسنگر نیرے اور دریکتا اٹھائے</p>	<p>عشق رسول پاک کا بیڑا اٹھائے نام اپنا دینداری میں اچھا اٹھائے مقدم کی خیر رحمت خالق منائیگی دل میں ہمارے گویا ہے نقش کا بھر ہم ہیں نیاز مند نبی ہم کو کیا ضرور آیا ہے جو کہ ہمدیں دیکھیگا وہ لمحہ دیدار دوست کی ہے تمنا اگر تمھیں غیروں کا عشق اور ہے عشق نبی ہے اور</p>
<p>منظور گر مسرت عقیقی ہے پاؤ شاہ بارِ غم رسول ہمیشہ اٹھائے</p>	
<p>انجیر حاصل ہر اک جنت کی نعمت ہونیوالی ہے عنایت ہونیوالی ہے شفاعت ہونیوالی ہے یقین کفار کو خواری دولت ہونیوالی ہے</p>	<p>ترے عشاق کی محشر میں عزت ہونیوالی ہے نہ گھبراؤ گنہگار و تمھیں اپنے پیہر سے معزز تر وہی ہیں جن کے دل میں نور ایمان ہے</p>

مبارک ہے وہ دل جس میں تری معمولت ہو ڈروا اللہ سے اے منکرین دین پیغمبر کہا حق نے تو ختم المرسلین شکیک ہو تیر بعد گھنڈ عظمت کا تھا گرد و کو لیک نہ تھا معلوم مزاحم ہو نہیں سکتے کبھی اسباب دنیاوی بتوں کے عشق کے اشعار کا خوان نہیں کوئی	مبارک وہ زبان جس سے مدحت ہو نیوالی ہے تھیں ان پیا میں قیا ہو نیوالی ہے نہ دنیا میں نبوت اور رسا ہو نیوالی ہے زیر پر یانی تیری ولادت ہو نیوالی ہے دوبارہ گردینہ کی زیارت ہو نیوالی ہے ہند سلسلے میں اس نفرت ہو نیوالی ہے
---	--

نہ چھوڑ مشغلہ نعت نبی کا یاد شمع ہرگز
طفیل اسکے رسا اپنی طبیعت ہو نیوالی ہے

منہ سے سخن جو نعت نبی کے نکل گئے ہجر نبی میں آہ کے شعلے نکل گئے عشاق مصطفیٰ میں ہو روشن انھیں کا نام چھٹا نہیں ہے موت کے پنجے سے کوئی بھی صحیت بدوں کی کرتی ہے نیکو کو بھی خراب حق ادب ادا نہ ہو ہم سے دوستو رکھا جو تیغ شمر نے حلق حسین پر دائم رہے سید ازل دین پہ استوار	الفاظ سارے نور کے سانچے میں مل گئے خبر من قرار و صبر کے یک لخت جل گئے جو سوز دل سے شمع کی صورت گھل گئے اگر آج بیچ گئے تو سمجھ لو کہ کل گئے کیچڑ ہوئی زیادہ تو پاؤں پھسل گئے روضہ پہ مصطفیٰ کے جو ہم سر کے بل گئے رزاق ہوا فلک کو ملک ہاتھ مل گئے جو تھے شقی وہ دین متیں سے بدل گئے
---	---

اے یاد شاہ اپنے گناہوں کو کر کے یاد

گو ضعف بھر تھا مگر آنسو نکل گئے

فقط عشق جناب احمد مختار باقی ہے
زمیں پر کوچہ احمد کاج گلزار باقی ہے
خیال زلف حضرت امین ہر بار باقی ہے
اگر باقی ہے ذات حضرت دادار باقی ہے
ابھی دل میں امید رحمت غفار باقی ہے
تری گردش کیوں یں ہر لڑا باقی ہے
مرے پہلو میں منہ میں بان سیکار باقی ہے
مدینہ کی دوبارہ حسرت دیدار باقی ہے
نہ تو بہ کوئی باقی ہو نہ استغفار باقی ہے

نہ کوئی شوق و ارمان دل میں نہ ہا باقی ہے
بہارِ خلد پر رضواں تجھے یہ فخر بیجا ہے
دماغ اپنا نہیں محتاج ہرگز مشکِ عنبر کا
قنا ہونے کو آئے ہم ہر لایق فنا کے ہے
میں کہہ دو نگاشتوں سے نہ لیجاؤ جہنم کو
تصدق گر نہیں ہے تو نبی کی پاکت بت پر
نبی کی وصف کا حق کب ہوا پورا ادا مجھ کو
خدا کے واسطے اب ای اہل اتنی نہ جلدی کر
گناہوں پر گنہ کرتے رہے شام و سحر فوس

رہو گے گر نہ تم باقی تو غم کیا پاؤں شہ اس کا
جہاں میں جب تمہاری شہرت اشعار باقی ہے

مری زباں پہ زباں بھی کیوں فدا ہو جائے
ابھی یہ باغ منت مرا ہرا ہو جائے
بعید کیا ہے اگر قرب کبریا ہو جائے
جو دہم تیری شفاعت کی بر ملا ہو جائے
جہاں کی حرص ہو ارب کیوں ہو جائے

زباں سے نعت محمد اگر ادا ہو جائے
اگر وہ ابر کرم جہاں ذرا ہو جائے
جو تیری قرب کی نعمت ہمیں عطا ہو جائے
نجات چاہیگا ابلیس بھی تو کیا ہے عجب
رکھے جو صدق سے دلیں ہو عشق نبیؐ

<p>میں جو ہر دو قیامت میں کیا فرما ہو جائے کہوں جو مشک ختن موہو خطا ہو جائے گلابی عطر سے آنسو مرا سوا ہو جائے</p>	<p>اور ہر سو ہر عرب اور اُدھر مہ کنعاں میں انکی زلف کی توصیف میں پریشاں فراق اس گل عارض کا گر لائیگا</p>
<p>ای پاوشماہ بجا ہے طفیل نعت نبی ترے کلام کا شہرہ جو جا بجا ہو جائے</p>	
<p>مثل پروانہ ہیں اس شمع پہ جلنے والے کف افسوس ہیں وہ ختم میں ملنے والے گلشنِ خلد سے کب ہم ہیں پہلنے والے یوں تو شرب کو نکلتے ہیں نکلنے والے دل سے جو شرع پھیر رہے ہیں چلنے والے ہیں کہاں نشہ دولت میں سننے والے صدفِ قلب سے موتی ہیں اگلنے والے سرگلشن نہیں ہوتے کبھی پھلنے والے</p>	<p>ہم کبھی عشقِ نبی سے نہیں ٹپنے والے دین احمد سے بدلنے دو بدلنے والے یاد آئیگی وہاں بھی ہمیں شرب کی فضا جب دنیا نہیں بعضوں کو نکلنے دیتی راستہ قربِ الہی کا وہی پائیگی بادہ خواروں کا بھٹلنا تو ہی بالکل آسان قلم دہریہ مدحِ پیغمبر گو یا نفع کیا ان سے جو ہیں دینِ نبی سے آزاد</p>
<p>پاوشماہ میں نہ لکھوں گا کبھی جرنختِ نبی سارے اشعار میں اس پانچے میں ڈھلنے والے</p>	
<p>ہر اک شام و سحر پابندِ عشقِ مصطفیٰ دل ہے سکندرِ طبع ہوں میں اور میرِ آئینا دل ہے</p>	<p>جہان کے عشقِ بازو میں ہمارا کچھ جدا دل ہے طفیلِ عشقِ احمد کیا صفائی پائی ہے دل ہے</p>

<p>ہر یک تم نام آخر جو دم امت کا بھڑا تھا رسول اللہ کا رتبہ ہے یوں سارے رسولوں میں بقیہ ہے مجھ کو لجا بیگا پھر اک ن مدینہ کو وسیدہ مغفرت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا نہ تحمل ہوے ارض و سما بار امانت کے جہاں میں جس کو غفلت تھی ہر احکام شری سے کسی دن نرم ہوتا ہی نہیں خوف الہی سے نہ فرضی عشق ہے مجھ کو نہ جھوٹا ہے سخن میرا</p>	<p>اسکی مبتلا دل ہے اسی کا آشنا دل ہے تمام اعضا انسانی میں جیسا مقدس ہے تن اپنا مثل کشتی ہے تو اس کا خدا دل ہے نبی کا نام ہے در در زباں محو ثنا دل ہے جو متحمل ہوا اس کا تو وہ انسان کا دل ہے سنرا بیگا وہ مختصر میں اس کا نام سزا دل ہے یہ کیا پہلو میں سیر سخت تھہرے سوا دل ہے میں سچ کہتا ہوں ان باتوں میں بزدل ہے</p>
--	--

نہ کیوں تفویض کر دوں پاؤں شہ ہر کام خالق پر
وہی خود جانتا ہے میرا اچھا یا بزا دل ہے

<p>ماثل نعت ہے ہر وقت طبیعت میری اک نظر اس کے کرم کی ہو تو پھر مختصر میں آگیا جا کے مدینہ نہ کیا اپنا مقام چشم باطن سے جو حاصل ہے حضوری تیری اس لب پاک کے صدقے کہ کہا تھا جس نے صورت بلدہ طیبہ کا ہوں شایق یا رب مانع راہ ہیں ہر چند کہ اسباب جہاں</p>	<p>اندنوں رشک ملائک ہے سعادت میری حور و غلام کمر کوثر مرا جنت میری مائے غفلت یہ میری حیف قیمت میری کیوں قرباں ہو بصیرت پہ بصارت میری زائر روضہ پہ واجب شفاعت میری آرزو جلد یہ برا کسی صوت میری شوق کو اور بڑا دیتی ہے بہت میری</p>
--	--

تیرے رخسار سے تشبیہ نہ دو نگاہرگز | ماہ و خورشید کرس لاکھ لجا بت میری

پادشہ مجھ کو ہے نشانِ جہاں کیا کام
دراجمد کی گدا ئی میں ہے عزت میری

اوصافِ مصطفیٰ نہ کسی سے رقم ہوے
الفیت میں مصطفیٰ کی جو ثابت قدم ہوے
پریش کا خوف کیا ہیں دوزخ کا کیا خطر
برپا جو تو نے دینِ متیں کا علم کیا
خلقِ عظیم حق نے کہا شان میں تری
کہہ دیدیہ ان سے جو رہ حق میں ہو نشان
توحید حق سے ہو گیا پُر نور اک جہاں
ہم کیا سنائیں قومی تنزل کی داستان
سچا ہو عشق چاہئے سچا کلام اب

عاجز تمام اہل قلم یک قلم ہوے
دنیا میں آخرت میں ہی محترم ہوے
محشر میں جب شفیق وہ شاہ امم ہوے
کفار سرنگوں ہو بت مہندم ہوے
اعدائے دین سحرِ خلق و کرم ہوے
تم کا میاب ہو گئے محروم ہم ہوے
روشن فقط نہ کشورِ عربِ عجم ہوے
جتنا بڑھے ہوے تو ہم اتنا ہی کم ہوے
فرضی جو عاشقاں تجھ کو دیکھ کا عدم ہوے

جز نعتِ پاک کچھ نہیں لکھتے ہو پادشاہ
تم شاعرانِ دہریہ کیا مغنم ہوے

زبانِ جن تکہ بن میں اور تن میں جان باقی ہے
قسم حق کی ہو بیشک ہم چلے جائیں گے جنت
نبی باقی نہیں دنیا میں لیکن اس چھوڑا ہے

رسول اللہ کی روح و شناہر ان باقی ہے
ہمیں کیا خوف محشر ہے اگر ایمان باقی ہے
اور ہر آل اس کی باقی ہے اور ہر قرآن باقی ہے

نہ تو عظیم گراؤ کی نہ ہوں گرائے ہم پیر و	تو پھر کیا دین کی عظمت پھر کیا شاہ باقی ہے
دوبارہ دیکھ لوں آنکھوں میں روضہ پیر کا	کوئی ارمان نہیں ل میں ہی ارمان باقی ہے
خوشی میں اس مہ میلاد کے ہیں سب داخل	ملک باقی نہ جن باقی نہ یہ انسان باقی ہے

طفیل احمد مرسل الہی بخش ہے اس کو
جہاں میں یاد و شہ اک عبد زافر با باقی ہے

دل کو نبی کے عشق کا منظر بنا ئینگے	ہم بھی خدا کے گھر کو منور بنا ئینگے
ذکر نبی کا آئینہ دکھلا کے خلق کو	طبع رسا کو آج سکندر بنا ئینگے
اور اوراق دل پہ نعت کا دفتر لکھینگے ہم	رگہائے جاں کے تار کا سطر بنا ئینگے
آنکھیں بچھانے جائینگے شرب کی راہ میں	ہم سر کو اپنے پاؤں کا ہمسر بنا ئینگے
دیکھینگے پھر دوبارہ مبارک آستان	بگڑے بخت اس کو مکرر بنا ئینگے
رگڑیں وٹاں جہیں کو پئے سجدہ خدا	داغ جہیں کو غیرت اختر بنا ئینگے
کرتے ہیں وصف نہت گیسو کا ہم ترے	مجلس کو ساری آج معبر بنا ئینگے
اعدادیں کے دلیں خلش کیوں ہو فزوں	ای لوک خامہ ہم تجھے شہر بنا ئینگے
ہے تیرے آفتاب ہدایت کا یہ بیاں	ہم ذرہ ذرہ کو مہ انور بنا ئینگے
ہر خار میں عیاں گل رعنا کا ڈھنگ ہو	ہر یک خد ف کو روکش گوہر بنا ئینگے
روئینگے گرنہ پائینگے جنت میں تیری دید	انگھوں کو اپنی چشمہ کوثر بنا ئینگے
جب ہم سنا ئینگے تری رحلت کا واقعہ	ہر صف کو خل کے صف محشر بنا ئینگے

حق نے کہا کہ تجھ سا کوئی ذی شرف نبی خواباں بھی وصف احمد مرسل کے واسطے میلاد کی خوشی میں چراغاں کرینگے ہم چرچے رہینگے وعظ و قصائد کے جا بجا ہم کو ذریعہ لغت نبی کا ہے مکتفی	ہم نے نہیں بنایا نہ اسپر بنا ئینگے صل علی کے لفظ کا زیور بنا ئینگے ہر اک مکاں کو خلد کا منظر بنا ئینگے عقبنی کے زاد راہ کو بہتر بنا ئینگے یثرب میں قبر اپنی مقرر بنا ئینگے
--	--

اشعار بادشاہ یہ کہتے ہیں بار بار
ہم مومنوں کے دل کو سحر بنا ئینگے

جہاں میں تم سا کوئی صبا جمال بھی ہے ہے راضیان سے خدا جو بہتا ہے عشاق ہمیشہ مست ہیں ہم عشق سرور دیں میں تصدق اس شہ والاکى ذات میں جسکی صحابی دونوں ہیں دونوں ہیں جان نثار نبی ہلال و بدر سے عالم پہ کھل گیا یہ راز نبی کے خال سے غیرت ہے تخم تاباں کو فقط بہتہاری محبت نہیں ہے سینہ میں شفیع تم ہو ہمارے تو امتی ہم سب دو بارہ مجھ کو مدینہ میں جلد بلوالو	کہ جسکا عاشق شیدا وہ ذوالجلال بھی ہے رضا حق سے کوئی عہدہ ترناں بھی ہے یہ وہ شریک جو پاک اور حلال بھی ہے کرم ہے قہر ہے نیت ہو اعتدال بھی ہے اگر صہیب اوہر ہے ادھر ہلال بھی ہے کمال جس کو ہے آخر اسے نوال بھی ہے خجل اس بروئے خدا سے ہلال بھی ہے متاع شوق سے دل میرا لالہ مال بھی ہے نجات پانے میں کیا ہم کو احتمال بھی ہے یہ آرزو ہے یہی تم سے اب سوال بھی ہے
--	---

دماغ میں ہیں خیالات ساری دنیا کے	بھلا کسی کو کبھی موت کا خیال بھی ہے
ہمارے واسطے تا حشر بس ہیں یہ دو چیز	کلام پاک ہے اک ایک تیری آل بھی ہے

نظر کرم کی ہو اس پاؤ شاہ عاصی پر
حقیر و عاجز و بیکس ہے خستہ حال بھی ہے

رخ ہر انور شب رنگ گیسو پیشانی رشک بدرالد جاہ ہے
ابر و دمہ نوا بنجم ہیں دندان سرخی شفق کی لب پر فدا ہے
سر و چین گرفتار مت کو لکھئے کب راستی اس مضمون میں ہے
ہے بے بصر وہ آنکھوں کو تیری مانند نرگس جس نے کہا ہے
تشبیہ کوئی دینی ہے بیجا نور خدا ہے تیرا سراپا
خورو ملک سب تیرے ہیں شیدا ہر اک کے لب پر وصل علا ہے
مقبول رب معبود ہے تو دونوں جہاں کا مقصود ہے تو
گر تو نہ ہو تو کچھ بھی نہ ہوتا ہونے سے تیرے سب کچھ ہوا ہے
جب اک اشارہ تیرا ہوا ہے کڑے ہو آیا چاند آسمان سے
تو نے مبارک انگشت سے کیا پانی کا چشمہ جاری کیا ہے
سایہ زمیں پر کوئی نہ دیکھا ہے سایہ تیرا ہے جسم والا
تو نے قدم جس کو چہ میں رکھا کو چہ وہ رشک گلشن بنا ہے
تیرا لقب تھا ظاہر میں می حاصل تھا تجھ کو علم لدنی

ہیں کونسے وہ اسرار و معنی مخفی جو تجھ سے حق نے رکھا ہے
 اعدا تھے تیرے ایذا کے طالب تجھ کو کیا ہے حق سب غائب
 مشرق سے لیکر تا حد مغرب دینِ منتیں کا ڈنگا بجا ہے
 قایل ہوں تیرے گرجن و انساں کیا ہو عجیب سالار اکو ل
 ہر ہر شجر اور ہر برگ بستاں تصدیق تیری کرنے لگا ہے
 قرآن جسمِ مستے تھے تجھ سے ہوتے تھے جہاں فصحاء و ک
 جزماتے کے چارہ نہ دیکھے کہتے تھے کیا یہ حیرت کی جا ہے
 بجنس ہیں گو لعل اور پتھر کب لعل سے یہ پتھر ہو ہمسر
 گرچہ بشر ہے تو اے پیغمبر تجھ کو بشر گر کہئے خطا ہے
 بایں عصیاں ہوں میں سر اسن تو ہی میرا محشر میں یاد
 چشمِ کرم کر اس بادِ شمشیر پر یہ بھی ترو ہی در کا گدا ہے

خمسہ تضمین غزل قدسی

بمخشا خالق نے تجھے تاج شفاعت ای نبی	واہ کیا خلعت رحمت ہو ترو تن پہ بھی
ہم کسینگے ہی جب حشر میں ہو گی طلبی	مرجا سید کی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجیبش بقیت

جنسیت لعل کو پتھر سے اگرچہ ہے بجا	اگر کہیں لعل کو پتھر یہ نہیں ہے زیبا
-----------------------------------	--------------------------------------

بنی آدم میں گنوں گنہگوئیں کیونکر شمار	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چه عالی نبی	
اک زلیخا کو تھی یوسف کی محبت ہر دم	عشق لیلیٰ میں بن بزر قیس کھا کوئی قدم
سارِ عالم تجھے کہتا ہے اے فخرِ عالم	من بیدن بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چه جمال است بدیں بوالعجبی	
مصر اور شام عرب کے تھے زیادہ مشہور	فارس و روم تھے سب ملک میں ہمہ پز و نور
لیک عزت یہ عرب کو ہی جو دینی تھی ضرور	ذات پاک تو دیریں ملک عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی	
ذات اقدس تھی تری چشمہ فیضِ النعام	کیوں نہ سیراب ہو باغِ دل انصاری کرام
پھول کر مار خوشی کے ہی کہتے تھے مدام	نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام
زاں شدہ شہرہ آفاق بہ شیریں ربی	
جب زمیں پر ہوا پیدا تو ایسا ہوا لاگ	فخرِ افلاک پہ کرتی تھی زمیں یہ بیباک
واہ کس ڈبے نخل اسکو کیا ایزد پاک	شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی	
بحرِ عالم میں تری چاہے خضر صفات	موجزن سینہ میں کیا کیا نہ الم ہی سمیات
کیوں نہ ہم ماہی بے آبِ تپشِ نرات	ماہِ تیشہ نہ بانیم توئی آبِ حیات
لطفِ فرما کہ ز حد می گذرد تیشہ لبی	

آے کب خشر میں میرا کوئی دمساز نظر بس اس عاصی کو اک تیری سرفراز نظر	دست و پا میرے مجھے آتے ہیں غماز نظر چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی بقی ہاشمی و مطلبی	
شبِ معراج تو فردوس میں پہنچا جسم کہا رضواں نے بصدِ عجز زباں سے یہم	حور و غلاں لگے سب چومنے آ کے قدم نسبت خود بگت کر دم و بس منفعلم
از انکہ نسبت یسگ کوئے تو شد بے ادبی	
ہے مفرح سے ترے وصف کے فرحت دل کی بادِ ششم تم بھی کر دور دیہ شعر قدسی	تیرے معجونِ محبت سے شفا ہے اپنی سیدی انت حبیبی و طیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی	
ایضاً	
ہوں میں اک ذرہ تو خورشید رسالتِ نبیؐ ہر دو عالم میں ہے روشن تری والا جسی	وصفِ خورشید ہوزرہ سے یہ ہے لواجبی مر جبا سیدی مکی مدنی العربی
دل جاں باد فدایت چہ عجب خوش بقی	
نور تھا جسم ترا نور کے سا پنچے میں ڈھلا اور کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں یہاں اس کے سوا	کھینچے جب صاف کر بند کر سے آیا نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسب	

دیکھے گروئے مصفا تر اے شاہِ امم بلکہ یوں صاف کہے کھا کے سکند کی قسم	آئینہ ہو گا خجالت سے مکدر ہر دم من بیدل بجاں تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جال است بدیں بوالعجبی	
سرزمین ملک عرب کی تھی آگے مشہور اس کا اعزاز بڑا نا تھا خدا کو منظور	پُر فضا تھی نہ صفا تھی نہ تو سرسبز و نور ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی	
کیا کلام اس میں شیریں تر اہر ایک کلام ابر رحمت سے ہوں سیرت کیوں خاص و عام	تلخ کاموں کو کیا تو نے عجب شیرین کام نخلستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرہ آفاق بہ شیریں ربی	
میں ہوں اک بندہ ناچیز تو سالارِ امم خوف ہے تا نہ غضب ہو ترا مجھ پر سپہم	میں ہوں کمر تو ہے برتر میں جفا تو ہو کرم نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بسگ کوے تو شد بے ادبی	
تھی نہ کچھ پیش نظر طاعت رب اکبر مثل زر گس بہت تن چشم ہوں شہرم و سحر	عین عصیاں میں ہوئی آہ مری عمر بسر چشمِ رحمت بکشا سوے من اندازِ نظر
ای قریشی بقی ہاشمی و مطلبی	
قافحہ تر ہیں مکاں اور تو شاہِ لولاک ہو گئے لپٹ ملائیک کے بھی فہم و ادراک	جٹھ کو ہی وصل سے حق اپنے کیا فرحت ناک شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بقا میکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی	
کیا خریدگی ہیں خسریں سیل آفات ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات	غرق ہیں بحر محبت میں ترے ہم دن رات لب کو تر بھی ہے لب پہ ہمارے یہ بات
لطف فرما کہ زحمتی گذر دتشنہ لبی	
ہوگی جز شربت دیدار نہ صحت میری سیدی انت جیبی و طبیب قلبی	پادشہ درو سے ہجراں کے جوہی بنیابی کیونٹ قدسی کی طرح عرض کروں گامین بھی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی	
<h2 style="text-align: center;">خمسہ میں غزل شمس تبریزی</h2>	
کعبہ مقصود خلق و نادى دلہا توئی یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی	جند اور بزم عرفاں شمع نور افرا توئی عاصیاں را روز محشر مامن ملجا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی	
دولت دیدار حق سے کوئی یوں کامیاب در شب معراج بودے چہر لیل اندر رکاب	عالم بالا پہ جا کر کون یوں آیت تاب قاب قوسین کا ملا تجھ کو مقام با صواب
پا نہادہ پر سر پر گنبد خضر ا توئی	
تجھ سے ہی ہم پر کھلے توحید رموز و نکات	منظر اسرار رب بیشیک تیر فانیات پاک

صورت انجم و رخشاں کیوں تیر صفات	نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات
نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی	
یابنی شیطان نے ڈالی ہم غفلت کی کند	قید میں حرص و ہوا کے ہو گئے ہم سخت بند
رحم کرب رحم کرے عاجزوں کے درمند	یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند
عاجز انرا راہ ہمار ہما نشانا توئی	
پادشہ بالا ہے بام مدحت خیر الورا	کیا کرے پرواز تیرا طایر فکر رسا
جس جگہ قاصر ہیں سار انبیا و اولیا	شمس تبریزی چو اند نعت تو پیغمبر ا
مصطفیٰ و محبتی و سید اعلیٰ توئی	
<h2>خمسہ میں قصیدہ نظام</h2>	
یہ کسکی الفت سے میں طپاں ہوں یہ کسکے دیدار کا ہوں خواہاں	
بھرے ہیں میرے دل اور جاں میں ہزاروں حسرت ہزاروں رجاں	
خبر رساں ہے نہ کوئی میرا میری تسلی کا ہے یہ سا ماں	
صبا بسوے مدینہ روکن ازیں ثنا گو سلام بر خواں	
بگوشاہ رسل بگرد و بصد نضر پیام بر خواں	
ہے میرا مدوح مومنو وہ ہے جس کا مداح رب یزداں	

	محبت اسکی ہے اصل ایماں اسی کا ہے ذکر جانِ عرفاں
چمن میں عالم کے مثل بلبل ہوں یوں ہی میں نغمہ سنج ہر آں	صبا بسوئے مدینہ رو کن ازیں ثنا گو سلام بر خواں
	بگرو شاہ رسل مگر دہ صد تضرع پیام بر خواں
	وہ ہیں مبارک کہ جن کے دل میں نبی کے عشق دو لاسے ملو خوشا نصیب ان کے جن کو ہر دم ملا زیارت کا عمدہ قابو
فلاح یقینی جو چاہتا ہے دلایہ غفلت کو چھوڑ کر تو	بنہ بچندیں ادب طرازی سر ارادت بخاک آں کو
	صلوٰۃ وافر برح پاک جناب خیر الامام بر خواں
میں و اصف روے مصطفیٰ ہوں نہیں ہے گلشن سے کام مجھ کو	ہوں شیفۃ ان کے گیسوؤں کا غرض نہ سنبھل سے ہے سرو
کہ ہر ہے تو اے نسیم سحری بھگتی پھرتی ہے کیوں ہر اک سو	بنہ بچندیں ادب طرازی سر ارادت بخاک آں کو
	صلوٰۃ وافر برح پاک جناب خیر الامام بر خواں
	مزار اس سید البشر کا خدا ان آنکھوں کو میرے دکھلائے کروں تمنا نہ اور کوئی جو مدعا میرا مجھ کو مل جائے
وہاں جو پہنچوں تو روح سے میری دہم دم مجھ کو یہ صدا آئے	

یہ باب رحمت گئے گزر کن بہ باب جبریل گہ جہیں سائے	
سلام بنی علی نبیؑ گئے بہ باب السلام برخواں	
دلائل رسول حق پر ترا مقدر جو تجھ کو پہنچاے قسم خدا کی خوشی کے مارے تیرا کچھ عالم ہی اور ہو جاے	
تو کر لے ہر در سے فیض حاصل پھر ایسی دولت کہاں تو پائے یہ باب رحمت گئے گزر کن بہ باب جبریل گہ جہیں سائے	
سلام بنی علی نبیؑ گئے بہ باب السلام برخواں	
ای ختم مرسل شفیع محشر شدہ و عالم حبیب والا یہ تیرا رتبہ ہے کس نے پایا تجھے جو پایا خدا کو پایا	
تری زیارت کا یہ طریقہ بیان کرتے ہیں بعض عرفا بشوز خود صورت مثالی نماز بگزاراں در آں جا	
بصوت خوش سورۃ محمد تمام اندر قیام برخواں	
لکھی ہے غزل نظام کی میں نے آج تھیں بطر زنیس کو زہے سعادت زہے مقدر جو اس کو شرف قبولیت ہو	
حضور نبویؐ میں جانیا لوں سے تم بھی اے بادشاہ کبریا بنغمہ درد آشنا شو بطن داؤد ہم نوا شو	
بہ بزم پیغمبریں غزل از عبدعاصی نظام برخواں	

حزق تضرع غزل کافی

بخت خوابیدہ نہ کیوں اپنا جگانا چاہئے	نعت عظمیٰ یہ بیشک ہاتھ لانا چاہئے
ماہِ جنت حشر میں خالق سے پانا چاہئے	بار عشق احمدی کافی اٹھانا چاہئے
اگر نہیں یہ غم تو غم سے مرہی جانا چاہئے	
ختم مرسل سرور دیں دو جہاں کے پیشوا	مال و جان و دل زن و فرزند سب ان پر قدا
انہی گراں الفت نہ ہو پھر دعویٰ ایماں ہے کیا	جبکہ ٹھہرے عین ایماں حب محبوب خدا
اپنے ایماں کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہئے	
رحمت عالم لقب ہے آپکا ہی یا رسولؐ	آپکی ہوگی شفاعت درگاہ حق میں قبول
کتب کے وہ مومن کرے جو آپکا فرماں عدول	دین و ایماں آپکی الفت سے ہوتا ہے حصول
طالب ایماں کو یہ باتیں سنانا چاہئے	
نزع تک امت کا تھا غمخوار جو شام و سحر	اسکی الفت سے ہیں ہم کس طرح اب یخچر
حق تعالیٰ کے غضب کا کیا نہیں خوف و خطر	ہیں کہ ہر وہ مکران الفت خیر البشر
بے یمنیروں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہئے	
حب احمد کی نہیں جن گمراہوں کو کچھ طلب	انکو شیطان لعین نے آہ بہکایا ہے اب
گرو خدا چاہے نہیں اسے مومنو اس کا عجب	شاید آجائیں طریق راستی پر بے ادب

	در عشق مصطفائی کو سنا نا چاہئے	
دو جہاں میں سب سے بڑے کسی غروشان ہے غافل و غم ہو کہ ہر یہ کیا تمہارا دیہان ہے	قرب حق کی راہ کس کے عشق سے آسان ہے کچھ بھی گرد و لیلین تمہارے خواہش ایمان ہے	
	ہر بشر سے آپ کو محبوب جانا چاہئے	
نور خالق تھا سراپا جہذاصل علی زلف مشکین ماہ سیا جہذاصل علی	دل مصفاق مجلا جہذاصل علی روئے اطہر خوں لاجہذاصل علی	
	ایسے محبوب خدا سے دل لگانا چاہئے	
گلشن حسن نبی کا گر تصور ہو ذرا موجب فرحت ہے بیشک آپ کی ہر اک ادا	غنیجہ دل کیا نسیم شوق سے ہوتا ہے وا یاد کر لطف تبسم بید کو نین کا	
	دل یہی کہتا ہے ہر دم مسکرانا چاہئے	
تر زبانی رہتا ہے جو ذکر شہ لولاک سے پادشہ ہے یہ صدا ہر دم دل غناک سے	اسپہ نازل رحمت حق کیوں نہوا فلاک سے سیرئی کافی نہیں ممکن ہے نفت پاک سے	
	غندلیب زار کو گل کا فسانا چاہئے	
<h1>خبر تضمین غزل لطف</h1>		
نغمہ زدہ ہوں کس حصول مدعا کے واسطے	کب سانی ہو گی بخت نارسا کے واسطے	

چشمِ دل میں وقف آبِ و بکا کے واسطے	اے فلک بے چل مدینہ کو خدا کے واسطے
دل تڑپتا ہے جیبِ کبریا کے واسطے	
منظرِ نورِ خدا اور خاتمِ پیغمبریں	شفیع روزِ قیامت باعثِ کون بکس
گو کہ ہے قرآن میں بیدِ شانِ والا کبیا	لائے یہ بندہ کہاں حقِ تعالیٰ کی زباں
احمد مرسلِ ترے وصف و ثنا کے واسطے	
اشرفِ خلقِ خدا ہے آپ کا بیشکِ جو د	آپ کے باعث ہوا سب بے نمود و کلامود
نتھی رواں ہر دمِ نسیمِ رحمتِ ربِّ دود	بانغ میں جا کر پڑ پڑا جب روحِ احمد پر دود
اکھل گئے پتھروں کے منہ صلی علی کے واسطے	
جرم میں اس عمر کو برباد ہم نے کر دیا	حیف ہے ہم سے نہ کوئی کامِ نیکی کا ہوا
بس ہے یہ ہم کو وسیلہٴ مغفرت کا ای خدا	لے چلے ہیں اس جہاں سے دماغِ عشقِ مصطفیٰ
اور اب کیا چاہئے روزِ جزا کے واسطے	
قدرتِ خالقِ ہوی جلوہ نما بہرِ نبیؐ	نعمتیں حق نے کئی کیا کیا عطا بہرِ نبیؐ
عقدہٴ لالہ بھی ہو تو ہو گا دا بہرِ نبیؐ	ہوتی ہے مقبول درگاہِ خدا بہرِ نبیؐ
مانتھ جب انت اٹھاتی ہے دعا کے واسطے	
گو کہ ہوں بیمارِ دایمِ ہجر کے آزار کا	واسطے صحت کے بس ہے آپ کی چشمِ عطا
بلکہ کیا میری حقیقت اور کیا تبرا	بارگاہِ احمد مرسل ہے وہ دارِ شفا
آئینکے عیسیٰ جہاں اپنی دوا کے واسطے	

نور حق سبز بایا تھا حسن سرور عیاں	مہر و مہ میں یہ تجلی یہ ضیا ہوگی کہاں
اس طرح محو نقاب ہے دل ہمارا ہر زماں	ظلمت شب پر ہوا ہے روز روشن کہاں

روئے ہیں جس رات اس رات کے واسطے

کیوں رہوں خار عذاب حشر سے خاطر مزل	دامن امید میں ہیں لغت پیغمبر کے پھول
اے فرشتہ مرتبہ یہ اور کسکو ہے حصول	گور کی گرمی سے گھنبرایا جو مداح رسول

کھل گئی جنت کی کھر کی بس ہوا کے واسطے

راہ عرفاں میں جسے حاصل ہوا صدق و یقین	عین عشق حق ہے اسکو عشق ختم المرسلین
باد شمشاد آفتوں کو اس کچھ بہہ نہیں	میم احمد کے نہ کرنا راز کوا فشا کہیں

بند کرے لطف منہ اپنا خدا کے واسطے

ختم نصیبین غزل اداری

مجھے اب اہ عرفاں کی دکھا دو یا رسول اللہ	مراہ عشق حقیقی کا چکھا دو یا رسول اللہ
غم دنیا مرے دل سے مٹا دو یا رسول اللہ	محبت غیر سے میری چھڑا دو یا رسول اللہ

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا دو یا رسول اللہ

اگر کشت جہاں میں تخم کچھ نیکی کا میں بوتا	نثر یا قیامت میں نہ دلو رنج یہ ہوتا
نہیں ہے کچھ خبر اتنیک عبث اوقاتوں کھوتا	لگا لگیہ گناہوں کا پڑا ہوں راندن سوتا

مجھے اس غلاب غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ	
تمہارے حسن پرشما سب اپنا مال و زر داروں کبھی لکڑی کروں صدقے کبھی اپنا جگر داروں	حقیقت مال و زر کی کیا میں پنا چشم و سر داروں مے تن کی رگ جاں آپکے اقدام پر داروں
مجھے اس روز محشر میں بچا دو یا رسول اللہ	
مشرقی یابی فرمائیں مجھ کو آپ رویت سے کہوں نزدیک جا کر یوں دبے اور منکے	سماؤ نگاہ اپنے پیر میں پھر مسرت سے تمنا ہے سخن سننے کی دلہیں ایک ت سے
لب شیریں سے دو باتیں سنا دو یا رسول اللہ	
تمہارا کلمہ طیب زباں پر جو کہ لاتے ہیں کہاں آ پاؤں تمہارے خوش و اقرار کام آتے ہیں	عذاب نزع سے ہرگز نہیں خوف کھاتے ہیں اندھیری قبر میں مجھ کو اکیلا چھوڑ جاتے ہیں
شفاعت کا دیار روشن لگا دو یا رسول اللہ	
خمسہ لغتیبہ	
قصیدے طبع کوئی نظم اب خوشتر لکھوں وصف کچھ گیسو کا یا وصف رخ و لب لکھوں	ہر سخن شیریں مثال شیر اور شر لکھوں قصہ ہجر اں لکھوں یا عشق کا ذکر لکھوں
سب بہتر ہے کہ نعت ختم پیغمبر لکھوں	
یا نبی دونوں جہاں میں کون ہی تیری مثال ساکا لگے انیا کو تھے عطا جو جو کمال	سب ہیں عاشق حق کے لیکن تیرا عشق و ذالکمال ذات والا تیری سب جمع تھے بے قیل و قال

کیا مجھے طاقت کہ تیرا تہہ برتر لکھوں	
تو نہ ہوتا تو ظہور خلق تھا پھر کیا ضرور سب کا تو سرور ہے سب کو ہمیں تیرے حضور	واسطے تیرے ہوا ہے سارے عالم کا ظہور کیا ملک کیا جن و انساں اور کیا علماں و خواجہ
قدرت خالق کا تجھ کو کیوں نہ میں منظر لکھوں	
نور سے اپنے یہاں تن کو ترے خشاں کیا عرش عظم کے پرے تجھ کو یہاں بلوایا	کی فقط اک حسن خوبی حق نے یوسف کو عطا طور پر موسیٰ کو واں معراج کا منصب ملا
کو نسا رتبہ ترا اے دین کے رہبر لکھوں	
استی کو کون ہے جز تیرے اے عالی وقار اہل عصیاں سیکڑوں ہو جائینگے دوزخ سو پار	نفسی نفسی جب کہینگے انبیاء نامدار ہو دے گراں جنیش لب تیری پیش کردگار
کیا تری قابل ثناءے شافع محشر لکھوں	
جز ترے محشر میں مجھ کو ہے کہاں جگہ پناہ کس زبان سے کاد دعویٰ کروں آبا و اسیا	سر بسر میں معصیت میں مبتلا ہوں آہ آہ کیا مری طاقت مجھے کس علم میں دستگاہ
کون ہوں کیا جانتا ہوں کیا لکھوں کیونکر لکھوں	
<h2>قصیدہ</h2>	
نقطہ نقطہ ہے قلم کا مرے دُرِ یکتا گلشن طبع سے کھلتے ہیں شگوفے کیا کیا	جوش پر بحر سخن آج ہے دریا دریا بہر نفس کیوں نہ ہو اب ہنفس بادِ سحر

پست ہر چیز ہوں لیکن ہے مرا غم بلند
 اوج پہ ہے مرا شہباز جہاں آنج کے دن
 آہو گیری کا عدو کہ نہیں کچھ خوف مجھے
 ہر سخنور ہو نہ کیوں صورت مجنوں مجوں
 دیکھے فریاد اگر عذاب بیانی میری
 کیوں نہ نازاں ہیں ہونٹاں قمر طاس اب
 میرے مضمون کی صفائی ہے ہجرت اسکو
 چشمہ فکر سے ہو میرے جو کوئی سیراب
 کس کو یہ فخر نہیں میرا پسند خاطر
 یعنی میں اس کا تہ دل سے ہوں محو و صیف
 ہے وہی فخر رس فخر زماں فخر زمیں
 جتنے اغزاز تھے جتنے تھے کہاں درجہ
 دین اس کا ہو نہ کیوں ناسخ ادیان سلف
 جستجو ساری جہاں کو ہو رضاے حق کی
 جو جو ہونا تھا ہوا اسکے ہی ہونیسے عیاں
 اسکی آمد کے ہی تھے حجد رس مژدہ رساں
 اسکو ہے ربط عجب عالم و حق کے مابین

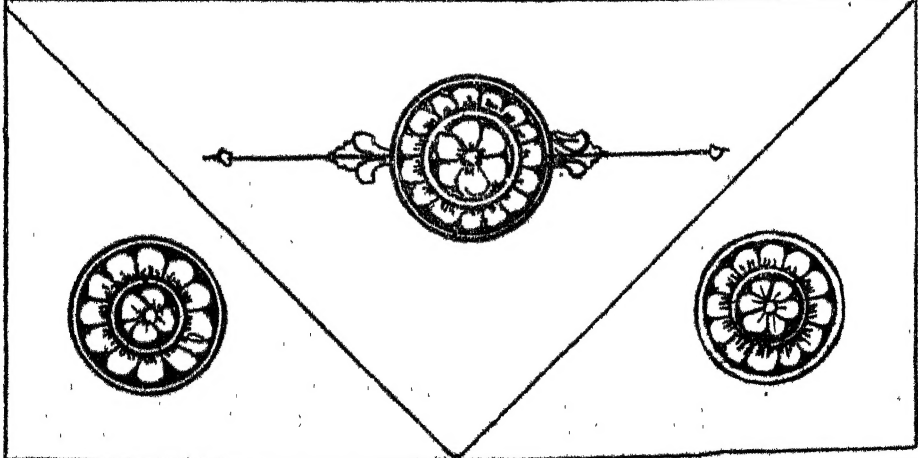
نار سا گرچہ ہوں رکھتا ہوں مگر ذہن رسا
 سر جھکا دینگے نہ کیوں طائر معنی صدا
 چشم بد دور میں منظور نظر ہوں سب کا
 مثل محل ہے مری فکر تو مضمون لیدا
 کیا عجب عشق ہو شیریں کا جو اسکو بھپکا
 یہی گو ہے یہی میداں یہی چوگاں میرا
 دل آئینہ کو بے وجہ نہیں ہے سکتا
 خضر سا اسکو ملے ذالیقہ آب بقا
 کون کہتا ہے تعلق ہے یہ میری بیجا
 خالق ہر دوسرا جس کا ہے خود مدح سرا
 فخر کا لفظ ہے خود فخر اسی سے پایا
 پائے سب اس کے مگر ایک خدائی کے ہوا
 مہر کے آگے کہاں رہتی ہے انجم کی ضیا
 حق کو مطلوب اگر ہے تو فقط اسکی رضا
 اسکے تائید کوئی نہ اس پر ہوگا
 اسکی امت نہ تھی نہ تھی ان سب کو رجا
 نزد عرفا ہے لقب بر رخ کبری اسکا

تھا وہی پل میں زمیں جو گیارش برس
 اسکو حاصل ہوا دیدار الہی بے کیف
 کس گنہگار کو دوزخ سے ربانی ہوتی
 درگہ حق میں شفاعت ہو سکی مقبول
 اسکے اعجاز کا اور اسکے خصائص کا بیا
 جسطرح جسم سے ہے روح ہمارا لطیف
 اسکے ہی لپٹت پتھی مہر نبوت روشن
 کیا یہ یتیمانی محبوب تھی حق کو منظور
 یا کہو نور الہی کا تھا سایہ جب وہ
 ابرگر سایہ فلک اوسپہ ہو کیا اوسکا عجب
 اس گل گلشن خوبی کا جو ہوتا تھا گذر
 دو روز نزدیک سے یکساہ سن لاتی تھی
 حُسن میں اسکے صبا بھی ملاحت بھی تھی
 کیا ملاحت تھی صبا تھی فدا تھی چہر
 اسکے ہی روئے منور کی نجالت ہے یہ
 نہ فقط اسکا سراپا ہی تھا بے مثل و نظیر
 دیکھتے حضرت آدم بھی یہ کہتے اسکو

کہ وہ پہنچا ہے جہاں کوئی ناں تک پہنچا
 دیکھنا تھا جو وہ دیکھا وہ جو نہ تھا نہ سنا
 روزِ محشر نہ اگر اسکا سہارا ہوتا
 اسکے صدر سے ہی ہم دیکھنے جنت کی فضا
 کسکو طاقت ہے رقم کر سکے پورا پورا
 جسم یوں ہی تھا ہر اک روح الطف اسکا
 اس کا سایہ تھا زمیں پر نہ کسی نے دیکھا
 اسکے سایہ کا بھی ہونا نہ گوارا رکھا
 سایہ کے واسطے سایہ نہیں ممکن اصلا
 ذات پاک اسکی تھی خود سایہ فضل خدا
 مثل گلزار ہر اک کوچہ مہک جاتا تھا
 اوسکی آواز میں اعجاز تھا کیا حق نے دیا
 رنگ بو پھول میں باہم ہیں جیسے کیجا
 کیا صبا تھی ملاحت ہو جی سبکی شیدا
 مہر ابتک ہے طپاں داغ ہے مرنے پایا
 درباری میں بھی یتیم تھی ہر اک اسکی ادا
 نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

<p>اللہ اللہ یہ کیا اسکی تھی دنیاں کی ضیا جب ذرا سا وہ لعاب اپنے دہن کا ڈالا تیغ انگشت سے یکا سنے اشارہ جو کیا ہوا انگشت سے پانی کا رواں فوارہ شان میں جسکی شجر اور حجر تھے گویا واہ کس خمیابی سے یہ شعر کسی نے لکھا آنچه خوباں ہمہ دازند تو داری تنہا خو صدہ کچھ نہیں پر اس لئے یہ شوق ہوا جیسا یوسف کی خریدار بنی تھی بڑھیا یہ قصیدہ ہو جو مقبول حضور والا</p>	<p>وقت شرب عائشہ نے پائی ہے اپنی سوزن چنگیا شور ہوئی چاہ انس شیریں تر آسماں پر ہوا دم بھر میں قمر و نگرے سیکڑوں تشنہ دہاں فوج کے سیراب ہو جیف کس منہ سے رسالت تھے منکر اعدا اس کی یک ذات میں تھے یہ کیا کیا اعجاز حسن یوسف دم عیسے ید بیضاداری دیج کیا اس کی لکھے پاؤں شہیمچداں داخل اینار ہے تا اسکے ثنا گویوں میں اور کیا چائے بہبودی عجبی مجھ کو</p>
--	---

	<p>ختم کرتا ہوں سخن کیچے سب دروزباں دم بدم صلّ علی صلّ علی صلّ علی</p>	
--	--	--



دیج پیمر الہ متعلق بل ہندوستان حضرت علاء شاہ محمد سلیمان صاحب خلیفہ پھلوا روئی کا گرامی نامہ و قطعہ تاریخ

نمبر ۳۸۱۲ نیری روڈ بنگلہ کنٹونمنٹ
۲۹ ربیع الثانی روز پینشنہ ۱۳۴۳ھ

میرے نخلص عزیز! وعلیکم السلام
فی الواقع میں آپ کی فرمائش کو سہو کر گیا تھا۔ خوب ہوا کہ آپ نے یاد دہانی کی۔ اس وقت
ایک تاریخ میں نے منظوم کی ہے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ میں شاعر و اُتر نہیں ہوں۔ ٹوٹے
پھوٹے مضامین کو کبھی کبھی نظم کر لیا کرتا ہوں۔ میرے دلیں عشق محمدی کی بڑی غرت ہے
اسی لئے آپ کے والد ماجد مرحوم کی مداحی رسول و ثنا خوانی بارگاہ مقبول کی مجھے بڑی قدر ہے
فاللہم صل علی حبیبک محمد وآلہ

ماں مدحت محمدًا بمقالتی، لکن مدحت مقالتي بحمد

قطعہ تاریخ

یہ مجموعہ لغت پیغمبری ہے	ہر اک شعر میں اسکے اک لہری ہے
ہر اک حرف میں اسکے وہی بھری ہے	کہ جتنا پیو پھر دھری کی دہری ہے
نہیں خشک ہوتی ہے شاخ محبت	یہ ٹہنی ہمیشہ ہری کی ہری ہے
یہ دستار خوان رسول میں ہے	ہر اک شعر جنت کا لہجہ طری ہے

ہر اک بیت میں اسکی الفت بھری ہے فراق محمد میں نوحہ گری ہے ثنائے محمد میں یہ برتری ہے ثنائے محمد میں جاں پروری ہے مرے بادشاہ کے لئے سروری ہے یلاشبہ وہ سعدی اتوری ہے نہ یاں شاعری نہ ٹکاگری ہے در مصطفیٰ پر مری چاکری ہے مگر یہ انھیں کی کرم گسری ہے جہاں تک تہ شان جلوہ گری ہے	ہر اک شعر میں اسکے وجد و طرب ہے وصال پیہر میں جوش و طرب ہے ہر اک جذبہ دل ہو عشق بریں پر نہ ہو کیوں ہر اک شعر میں نفرائی گرائی در سیلہ سلین کی جیسے شغل نعت نبی رات دن ہو نہ شاعر۔ نہ ملا۔ نہ تاریخ گو ہو سیلماں مجھے فخر ہے تو یہی ہے کہاں میں کہاں وہ در پاک حضرت فیارب صل و سلمہ علیہ
---	--

ہوئی فکر تاریخ جب مجھ کو حافق

ندا آئی۔ یہ بزم پیغمبری ہے

۳۳ ۳۴ ۱

والسلام

محمد سلیمان قادری شتی پھلواوی

بقلم غلام حسنین ندوی

